رسائلِ عطاریہ حصہ اوّل

نماز کے احکام (حنفی)

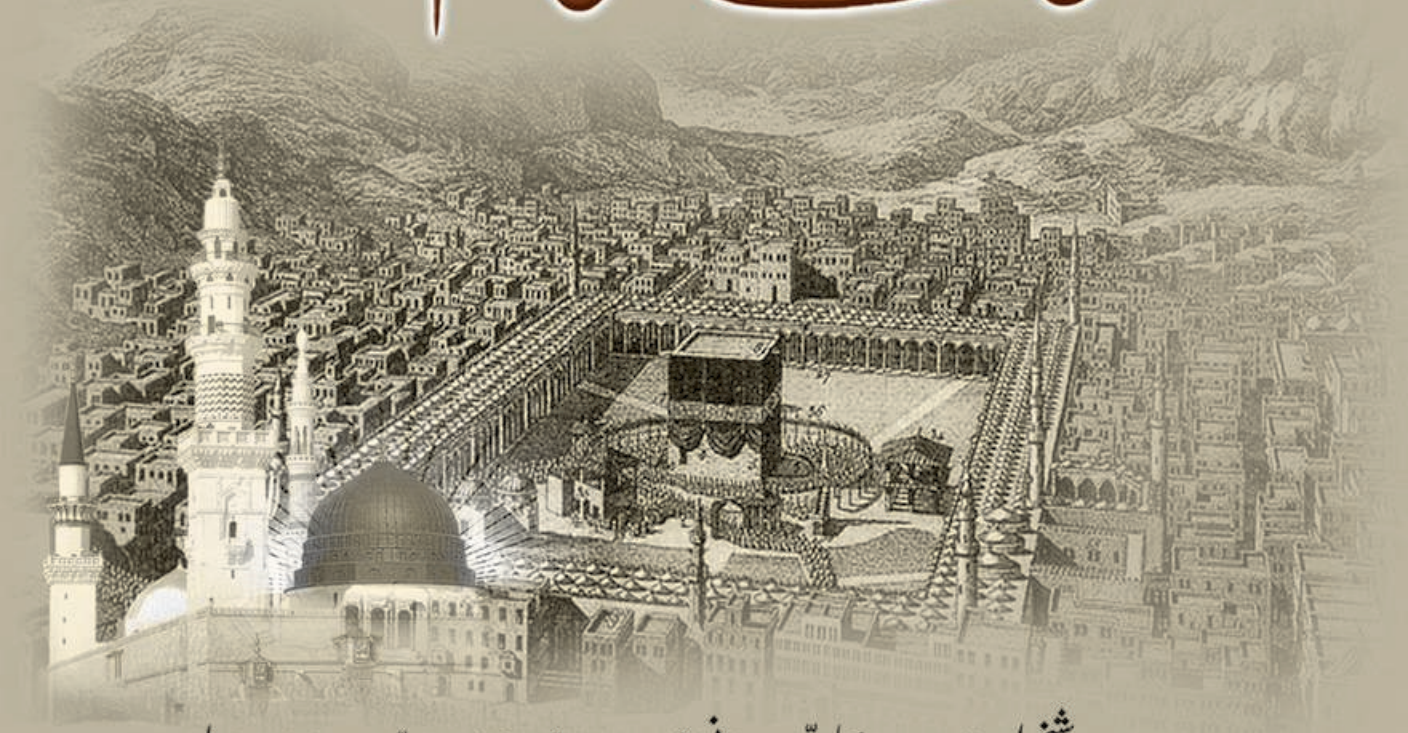

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

وُضو کا طریقہ 2

وُضو اور سائنس 66

غُسل کا طریقہ 98

فیضانِ اذان 138

نماز کا طریقہ 172

مُسافِر کی نماز 298

قضا نمازوں کا طریقہ 322

نمازِ جنازہ کا طریقہ 370

فیضانِ جُمعہ 396

نمازِ عید کا طریقہ 436

مَدَنی وصیّت نامہ 454

فاتحہ کا طریقہ 472

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر عِلْم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے! (مُستطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

طالب علم مدینہ علم و معرفت
۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نَفْع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس عِلْم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

نماز کے اَحکام (حَنَفی)

رَسائل عطاریہ (حصہ اوّل)

اس مجموعہ میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے درجِ ذیل 12 رسائل ہیں۔

اگر آپ از اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بے شمار غلطیاں خود بخود آپ کے سامنے آجائیں گی، معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

وُضو کا طریقہ — صفحہ 1 تا 64

وُضو اور سائنس — صفحہ 65 تا 92

غُسل کا طریقہ — صفحہ 97 تا 132

فیضانِ اذان — صفحہ 137 تا 170

نَماز کا طریقہ — صفحہ 171 تا 296

مُسافر کی نَماز — صفحہ 297 تا 320

قضا نمازوں کا طریقہ — صفحہ 321 تا 368

نَمازِ جنازہ کا طریقہ — صفحہ 369 تا 394

فیضانِ جُمعہ — صفحہ 395 تا 434

نمازِ عید کا طریقہ — صفحہ 435 تا 452

مَدَنی وصیت نامہ — صفحہ 453 تا 470

فاتحہ کا طریقہ — صفحہ 471 تا 500

نماز کے احکام (حنفی)

(رسائل عطاریہ حصہ اوّل)

اگر آپ ازاوّل تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کی بے شمار غلطیاں خود بخود آپ کے سامنے آجائیں گی۔ معلومات میں اضافہ بھی ہوگا۔ اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ اس مجموعہ میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل (۱۲) رسائل ہیں۔

۱.	وضو کا طریقہ	﴿صفحہ ۱ تا ٦٤﴾
۲.	وضو اور سائنس	﴿صفحہ ٦٥ تا ٩٦﴾
۳.	غسل کا طریقہ	﴿صفحہ ٩٧ تا ١٣٦﴾
٤.	فیضان اذان	﴿صفحہ ١٣٧ تا ١٧٠﴾
٥.	نماز کا طریقہ	﴿صفحہ ١٧١ تا ٢٩٦﴾
٦.	مسافر کی نماز	﴿صفحہ ٢٩٧ تا ٣٢٠﴾
٧.	قضاء نمازوں کا طریقہ	﴿صفحہ ٣٢١ تا ٣٦٨﴾
٨.	نماز جنازہ کا طریقہ	﴿صفحہ ٣٦٩ تا ٣٩٤﴾
٩.	فیضان جمعہ	﴿صفحہ ٣٩٥ تا ٤٣٤﴾
١٠.	نماز عید کا طریقہ	﴿صفحہ ٤٣٥ تا ٤٥٢﴾
١١.	مدنی وصیت نامہ	﴿صفحہ ٤٥٣ تا ٤٧٠﴾
١٢.	فاتحہ کا طریقہ	﴿صفحہ ٤٧١ تا ٥٠٠﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب : **نماز کے احکام** (حنفی)

مؤلف : شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی اشاعت : 2004ء

تاریخِ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء، تعداد: 21000 (اکیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ، جنوری 2010ء، تعداد: 61000 (اکسٹھ ہزار)

تاریخِ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۲ھ، جنوری 2011ء، تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء، تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء، تعداد: 70000 (ستر ہزار)

تاریخِ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، اپریل 2014ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

نماز کے احکام (حنفی) رسائل عطاریہ

فہرس

عنوان	صفحہ
وضو کا طریقہ	
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول	۲
گناہ جھڑنے کی حکایت	٤
باوضو سونے کی فضیلت	٦
باوضو مرنے والا شہید ہے	٦
مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ	۷
باوضو رہنے کے سات فضائل	۷
دُگنا ثواب	۸
وضو کا طریقہ (حنفی)	۸
جنت کے آٹھ دروازے کھل جاتے ہیں	۱۳
وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کے فضائل	۱٤
نظر کبھی کمزور نہ ہو	۱٤
وضو کے چار فرائض	۱٤
دھونے کی تعریف	۱۵
وضو کی 12 سنتیں	۱۵
وضو کے 26 مُستحبات	۱٦
وضو کے 15 مکروہات	۲۰
مستعمل پانی کا اہم مسئلہ	۲۱
پان کھانے والے متوجہ ہو	۲۲
زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۱۵ احکام	۲٦
ٹیکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟	۲۷
دُکھتی آنکھ کے آنسو	۲۸
چھالا اور پھوڑا	۲۹
قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے	۳۰
ہنسنے کے احکام	۳۰
کیا سُتر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	۳۱
غسل کا وضو کافی ہے	۳۲
تھوک میں خون	۳۲
دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے	۳۳
وضو میں شک آنے کے ۱۵ احکام	۳۳
کتا چھو جائے تو!	۳٤
سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان	۳۵
مساجد کے وضو خانے	۳۸
گھر میں وضو خانہ بنوایئے	۳۸
وضو خانہ بنوانے کا طریقہ	۳۹
وضو خانے کے ۱۰ مدنی پھول	٤۰
جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے ٦ احکام	٤۳
سات مُکرّر قات	٤۷
وضو میں پانی کا اسراف	٤۸
جاری نہر پر بھی اسراف	٤۸
اعلیٰحضرت کا فتویٰ	٤۹
مفتی احمد یار خان کی تفسیر	۵۰
اسراف شیطانی کام ہے	۵۱
عملی طور پر وضو سیکھیے	۵۳
مسجد اور مدرسے کے پانی کا اسراف	۵٤
اسراف سے بچنے کی ۷ تدابیر	۵٦
اسراف سے بچنے کے لئے ۴ مدنی پھول	٦۰
وضو اور سائنس	
وضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام	٦۷
مغربی جرمنی کا سیمینار	٦۸
وضو اور ہائی بلڈ پریشر	٦۹
وضو اور فالج	٦۹
مسواک کا قدر دان	۷۰
قوتِ حافظہ کیلئے	۷۲
مسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ	۷۲
منہ کے چھالے کا علاج	۷۳
ٹوتھ برش کے نقصانات	۷۳
کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟	۷٤
۴ مدنی پھول	۷۵
ہاتھ دھونے کی حکمتیں	۷۷
کُلّی کرنے کی حکمتیں	۷۸
ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں	۷۹
چہرہ دھونے کی حکمتیں	۸۰
اندھا پن سے تحفظ	۸۲
کُہنیاں دھونے کی حکمتیں	۸۳
مَسح کی حکمتیں	۸٤
پاگلوں کا ڈاکٹر	۸٤
پاؤں دھونے کی حکمتیں	۸٦
وضو کا بچا ہوا پانی	۸۷
انسان چاند پر	۸۷
نور کا کھلونا	۸۹
مُعجزۂ شقُّ القمر	۹۱
صرف اللہ عزوجل کیلئے	۹۳
باطنی وضو	۹٤
سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں	۹۵
غسل کا طریقہ	
دُرُود شریف کی فضیلت	۹۸
انوکھی سزا	۹۸
غُسل کا طریقہ (حنفی)	۱۰۰
غسل کے تین فرائض	۱۰۱
(۱) کُلّی کرنا	۱۰۲
(۲) ناک میں پانی چڑھانا	۱۰۳
(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا	۱۰٤
مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی 21 احتیاطیں	۱۰٤
مَستُورات کیلئے 6 احتیاطیں	۱۰٦
زَخم کی پٹّی	۱۰٦
غسل فرض ہونے کے 5 اسباب	۱۰۷
نِفاس کی ضروری وَضاحت	۱۰۸
5 ضروری اَحکام	۱۰۹

فہرس

عنوان	صفحہ
مُشت زنی کا عذاب	۱۱۱
بہتے پانی میں غسل کا طریقہ	۱۱۲
فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے	۱۱۳
فوارے کی احتیاطیں	۱۱۳
W.C. کا رُخ درست کیجئے	۱۱۴
کب کب غسل کرنا سنت ہے	۱۱۵
کب کب غسل کرنا مستحب ہے	۱۱۵
ایک غسل میں مختلف نیتیں	۱۱۶
بارش میں غسل	۱۱۶
تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟	۱۱۷
ننگے نہاتے وقت خوب احتیاط	۱۱۷
غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟	۱۱۸
بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط	۱۱۸
بال کی گرہ	۱۱۹
قرآنِ پاک پڑھنے چھونے کے 10 آداب	۱۱۹
بے وضو دینی کتابیں چھونا	۱۲۲
ناپاکی کی حالت میں دُرُود شریف پڑھنا	۱۲۳
اُنگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو؟	۱۲۳
بچہ کب بالغ ہوتا ہے	۱۲۴
کتابیں رکھنے کی ترتیب	۱۲۴
اَوراق میں پُڑیا باندھنا	۱۲۵
مُصلے پر کعبۃ اللہ شریف کی تصویر	۱۲۵
وسوسوں کا ایک سبب	۱۲۶
تیمم کے فرائض	۱۲۶
تیمم کی 10 سنتیں	۱۲۷
تیمم کا طریقہ (حنفی)	۱۲۸
تیمم کے 25 مَدَنی پھول	۱۲۹
مَدَنی مشورہ	۱۳۵
فیضانِ اذان	
قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے	۱۳۹
موتی کے گنبد	۱۳۹
گزشتہ گناہ مُعاف	۱۴۰
مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں	۱۴۰
اذان کے جواب کی فضیلت	۱۴۱
3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے	۱۴۱
اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا	۱۴۳
اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ	۱۴۴
اذان کے 14 مدنی پھول	۱۴۷
اذان کے 9 مَدَنی پھول	۱۵۱
اِقامت کے 7 مدنی پھول	۱۵۳
اذان دینے کے 11 مُستحب مواقع	۱۵۵
مسجد میں اذان دینا خلافِ سنت ہے	۱۵۵
سو شہیدوں کا ثواب کمائیے	۱۵۷
اذان	۱۶۴
اذان کی دعاء	۱۶۵
ایمانِ مفصل / ایمانِ مجمل	۱۶۶
شش ۶ کلمے	۱۶۷
نماز کا طریقہ	
دُرُود شریف کی فضیلت	۱۷۲
قیامت کا سب سے پہلا سُوال	۱۷۴
نمازی کیلئے نور	۱۷۴
کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!	۱۷۵
شدید زخمی حالت میں نماز	۱۷۶
نماز پُرنور یا تاریکی کے اَسباب	۱۷۶
بُرے خاتمے کا ایک سبب	۱۷۸
نماز کا چور	۱۷۹
چور کی دو قسمیں	۱۷۹
نماز کا طریقہ (حنفی)	۱۸۱
اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق	۱۹۱
دونوں متوجہ ہوں!	۱۹۲
نماز کی 6 شرائط	۱۹۳
تین اوقاتِ مکروہہ	۱۹۷
دورانِ نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو	۱۹۸
نماز کے 7 فرائض	۲۰۱
حُروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے	۲۰۹
خبردار خبردار! خبردار!	۲۱۰
مدرسۃ المدینہ	۲۱۱
کارپیٹ کے نقصانات	۲۱۵
ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ	۲۱۵
نماز کے تقریباً 30 واجبات	۲۱۷
نماز کی تقریباً 96 سُنّتیں	۱۲۱
تکبیرِ تحریمہ کی سنتیں	۲۲۱
قیام کی سنتیں	۲۲۲
رُکوع کی سنتیں	۲۲۴
قومہ کی سنتیں	۲۲۵
سجدے کی سنتیں	۲۲۶
جلسہ کی سنتیں	۲۲۷
دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں	۲۲۸
قعدہ کی سنتیں	۲۲۸
سلام پھیرنے کی سنتیں	۲۳۰
سلام پھیرنے کے بعد سنتیں	۲۳۱
سُنتِ بعدیہ کی سنتیں	۲۳۲
سنتوں کا ایک اہم مسئلہ	۲۳۳
اسلامی بہنوں کیلئے دس سنتیں	۲۳۴
نماز کے تقریباً 14 مستحبات	۲۳۵
عُمر بن عبدالعزیز کا عمل	۲۳۷
گرد آلود پیشانی کی فضیلت	۲۳۷
نماز توڑنے والی 29 باتیں	۲۳۹
نماز میں رونا	۲۴۰
نماز میں کھانسنا	۲۴۰
دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا	۲۴۱
عملِ کثیر کی تعریف	۲۴۲
دورانِ نماز لباس پہننا	۲۴۳
نماز میں کچھ نگلنا	۲۴۳
دورانِ نماز قبلہ سے انحراف	۲۴۴
نماز میں سانپ مارنا	۲۴۵

فہرس

عنوان	صفحہ
نماز میں کھجانا	۲۴۵
اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں	۲۴۶
نماز کے 33 مکروہاتِ تحریمہ	۲۴۷
کندھوں پر چادر لٹکانا	۲۴۷
طبعی حاجت کی شدت	۲۴۸
نماز میں کنکریاں ہٹانا	۲۴۹
اُنگلیاں چٹخانا	۲۴۹
کمر پر ہاتھ رکھنا	۲۵۱
آسمان کی طرف دیکھنا	۲۵۲
نمازی کی طرف دیکھنا	۲۵۳
گدھے جیسا منہ	۲۵۶
نماز اور تصاویر	۲۵۸
نماز کے 32 مکروہاتِ تنزیہہ	۲۵۹
ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟	۲۶۳
ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے	۲۶۴
امامت کا بیان	۲۶۵
اِقتداء کی 13 شرائط	۲۶۶
اقامت کے بعد امام صاحب اعلان کریں	۲۶۷
جماعت کا بیان	۲۶۷
ترکِ جماعت کے 20 اَعذار	۲۶۸
کفر پر خاتمے کا خوف	۲۶۹
نمازِ وتر کے 9 مدنی پھول	۲۷۳
دعائے قنوت	۲۷۴
سجدۂ سہو کا بیان	۲۷۶
نہایت اہم مسئلہ	۲۷۸
حکایت	۲۷۹
سجدۂ سہو کا طریقہ	۲۸۰
سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو۔۔	۲۸۱
سجدۂ تلاوت اور شیطان کی شامت	۲۸۱
ان شآءاللہ عزوجل ہر مُراد پوری ہو	۲۸۲
سجدۂ تلاوت کے 8 مدنی پھول	۲۸۲
خبردار! ہوشیار!	۲۸۴
سجدۂ تلاوت کا طریقہ	۲۸۵
سجدۂ شکر کا بیان	۲۸۵
نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے	۲۸۶
نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام	۲۸۷
صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش!	۲۹۲
ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی!	۲۹۴
مسافر کی نماز	
دُرُود شریف کی فضیلت	۲۹۸
شرعی سفر کی مسافت	۳۰۱
مُسافر کب ہوگا؟	۳۰۱
آبادی ختم ہونے کا مطلب	۳۰۲
فِنائے شہر کی تعریف	۳۰۲
مُسافر بننے کیلئے شرط	۳۰۳
وطن کی قسمیں	۳۰۳
وطنِ اقامت باطل ہونے کی صورتیں	۳۰۴
سفر کے دو راستے	۳۰۴
مسافر کب تک مسافر ہے	۳۰۵
سفر ناجائز ہو تو؟	۳۰۵
سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر	۳۰۶
کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!	۳۰۷
عورت کے سفر کا مسئلہ	۳۰۷
عورت کا سُسرال اور میکا	۳۰۸
غیر مُلک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ	۳۰۸
زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ	۳۱۰
عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟	۳۱۱
قصر واجب ہے	۳۱۲
قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔؟	۳۱۳
مسافر امام اور مُقیم مقتدی	۳۱۴
مقیم مُقتدی اور بقیہ دو رکعتیں	۳۱۴
کیا مسافر کو سنتیں مُعاف ہیں؟	۳۱۵
نماز کے چار حُروف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول	۳۱۵
مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو۔۔۔۔۔؟	۳۱۷
سفر میں قضا نمازیں	۳۱۸
حفظ بھلا دینے کا عذاب	۳۱۹
قضا نمازوں کا طریقہ	
دُرُود شریف کی فضیلت	۳۲۲
قضا کرنے والوں کی خرابی	۳۲۳
سر کچلنے کی سزا	۳۲۴
قبر میں آگ کے شعلے	۳۲۵
اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو	۳۲۶
مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	۳۲۷
رات کے آخری حصّہ میں سونا	۳۲۸
رات دیر تک جاگنا	۳۲۹
ادا، قضا اور واجب الاعادہ کی تعریف	۳۳۰
توبہ کے تین رکن ہیں	۳۳۱
سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے	۳۳۲
فجر کا وقت ہو گیا اُٹھو!	۳۳۲
حقوقِ عامّہ کے احساس کی حکایت	۳۳۴
جلد سے جلد قضا کر لیجئے	۳۳۵
چُھپ کر قضاء کیجئے	۳۳۶
جُمعۃ الوداع میں قضائے عمری	۳۳۶
عُمر بھر کی قضا کا حساب	۳۳۷
قضا کرنے میں ترتیب	۳۳۸
قضائے عمری کا طریقہ (حنفی)	۳۳۸
نمازِ قصر کی قضا	۳۳۹
زمانۂ ارتداد کی نمازیں	۳۴۰
بچہ کی پیدائش کے وقت نماز	۳۴۰
عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا	۳۴۱

فہرس

عنوان	صفحہ
قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟	۳۴۲
نوافل کی جگہ قضائے عُمری پڑھئے	۳۴۲
فجر وعصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے	۳۴۲
ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں کیا کرے؟	۳۴۳
فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟	۳۴۳
کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟	۳۴۴
تراویح کی قضاء کا کیا حکم ہے	۳۴۵
نماز کا فدیہ	۳۴۵
مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ	۳۴۷
100 کوڑوں کا حیلہ	۳۴۸
کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟	۳۴۹
گائے کے گوشت کا تحفہ	۳۵۰
زکوٰۃ کا شرعی حیلہ	۳۵۱
100 افراد کو برابر ثواب ملے	۳۵۱
فقیر کی تعریف	۳۵۳
مسکین کی تعریف	۳۵۳
زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سوال وجواب	۳۵۵
نمازِ جنازہ کا طریقہ	
دُرُود شریف کی فضیلت	۳۷۱
ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت	۳۷۲
عقیدت مندوں کی بھی مغفرت	۳۷۲
کفن چور	۳۷۴
شرکائے جنازہ کی بخشش	۳۷۵
قبر میں پہلا تحفہ	۳۷۶
جنتی کا جنازہ	۳۷۷
جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب	۳۷۷
اُحد پہاڑ جتنا ثواب	۳۷۸
نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے	۳۷۸
میّت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت	۳۸۹
جنازہ دیکھ کر کہئے	۳۸۰
نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے	۳۸۰
نمازِ جنازہ میں دو رکن اور تین سنتیں ہیں	۳۸۱
نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)	۳۸۱
بالغ مرد وعورت کے جنازہ کی دُعاء	۳۸۳
نابالغ لڑکے کی دعا	۳۸۴
نابالغ لڑکی کی دعا	۳۸۴
جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا	۳۸۵
غائبانہ نمازِ جنازہ	۳۸۵
چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ	۳۸۶
جنازہ میں کتنی صفیں ہوں	۳۸۶
جنازہ کی پوری جماعت نہ ملے تو؟	۳۸۷
پاگل یا خودکشی والے کا جنازہ	۳۸۷
مُردہ بچے کے احکام	۳۸۸
جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب	۳۸۸
جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ	۳۸۹
بچہ کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ	۳۸۹
نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل	۳۹۰
کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟	۳۹۰
کافر کا جنازہ	۳۹۱
نکاح ٹوٹ گیا!	۳۹۱
کفار کی عیادت مت کرو	۳۹۳
فیضانِ جُمعہ	
جُمعہ کو دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت	۳۹۶
آقا نے پہلا جُمعہ کب ادا فرمایا؟	۳۹۹
جُمعہ کے معنی	۴۰۰
سرکار نے کل کتنے جُمعے ادا فرمائے؟	۴۰۱
دل پر مہر	۴۰۱
جُمعہ کے عمامہ کی فضیلت	۴۰۲
شفا داخل ہوتی ہے	۴۰۲
دس دن تک بلاؤں سے حفاظت	۴۰۳
رزق میں تنگی کا سبب	۴۰۳
فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں	۴۰۴
پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ	۴۰۵
غریبوں کا حج	۴۰۶
جُمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے	۴۰۷
حج وعمرہ کا ثواب	۴۰۷
سب دنوں کا سردار	۴۰۸
دُعاء قبول ہوتی ہے	۴۰۹
عصر ومغرب کے درمیان ڈھونڈو	۴۱۰
صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد	۴۱۰
قبولیت کی گھڑی کون سی؟	۴۱۱
ہر جُمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد	۴۱۲
عذابِ قبر سے محفوظ	۴۱۳
جُمعہ تا جُمعہ گناہوں کی معافی	۴۱۳
200 سال کی عبادت کا ثواب	۴۱۴
مرحوم والدین کو ہر جُمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں	۴۱۵
جُمعہ کے پانچ خصوصی اعمال	۴۱۵
جنت واجب ہوگئی	۴۱۶
صرف جُمعہ کا روزہ نہ رکھئے	۴۱۷
دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب	۴۱۷
جُمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب	۴۱۸
قبرِ والدین پر یاسین شریف پڑھنے کی فضیلت	۴۱۸
تین ہزار مغفرتیں	۴۱۸
روحیں جمع ہوتی ہیں	۴۱۹
سورۃ الکہف کی فضیلت	۴۲۰
دونوں جمعہ کے درمیان نور	۴۲۰
کعبہ تک نور	۴۲۱
سورۂ حٰم الدُّخان کی فضیلت	۴۲۱
ستر ہزار فرشتوں کا استغفار	۴۲۲
سارے گناہ معاف	۴۲۲
نمازِ جمعہ کے بعد	۴۲۳

فہرس

عنوان	صفحہ
مجلس علم میں شرکت	٤٢٤
جمعہ فرض ہونے کی ١١ شرائط	٤٢٥
جمعہ کی سنتیں	٤٢٦
غسل جمعہ کا وقت	٤٢٦
غسل جمعہ سنت غیر مؤکدہ	٤٢٧
خطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت	٤٢٧
چپ چاپ خطبہ کتنا فرض ہے	٤٢٨
خطبہ سننے والا درود شریف نہیں پڑھ سکتا	٤٢٩
پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز	٤٣٠
خطبہ کے ٧ مدنی پھول	٤٣١
جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ	٤٣٣
نماز عید کا طریقہ	
درود شریف کی فضیلت	٤٣٦
دل زندہ رہے گا	٤٣٧
جنت واجب ہو جاتی ہے	٤٣٧
نماز عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت	٤٣٨
نماز عید کیلئے آنے جانے کی سنت	٤٣٨
نماز عید کا طریقہ	٤٣٩
نماز عید کس پر واجب ہے؟	٤٤٠
عید کا خطبہ سنت ہے	٤٤١
نماز عید کا وقت	٤٤١
عید کی اَدھوری جماعت ملی تو؟	٤٤٢
عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟	٤٤٣
عید کے خطبے کے احکام	٤٤٣
عید کی 20 سنتیں اور آداب	٤٤٤
بقر عید کا ایک مُستَحَب	٤٤٦
تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول	٤٤٧
مدنی وصیت نامہ	
مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں	٤٥٤
وصیت باعث مغفرت	٤٦٥
طریقہ تجہیز و تکفین	٤٦٥
مرد کا مسنون کفن	٤٦٥
عورت کا مسنون کفن	٤٦٥
کفن کی تفصیل	٤٦٥
غسل میت کا طریقہ	٤٦٦
مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ	٤٦٧
عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ	٤٦٧
بعد نماز جنازہ تدفین	٤٦٨
فاتحہ کا طریقہ	
مقبول حج کا ثواب	٤٧٢
دس حج کا ثواب	٤٧٣
والدین کی طرف سے خیرات	٤٧٣
روزی میں بے برکتی کی وجہ	٤٧٤
جمعہ کو زیارت قبر کی فضیلت	٤٧٤
کفن پھٹ گئے	٤٧٥
دعاؤں کی برکت	٤٧٥
ایصال ثواب کا انتظار	٤٧٦
دعائے مغفرت کی فضیلت	٤٧٦
اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ	٤٧٧
نورانی لباس	٤٧٨
نورانی طباق	٤٧٨
مردوں کی تعداد کے برابر اجر	٤٧٩
سورہ اخلاص کا ثواب	٤٨٠
اُم سعد رضی اللہ عنہا کے لئے کنواں	٤٨٠
ایصال ثواب کے ٧ مدنی پھول	٤٨٢
ایصال ثواب کا طریقہ	٤٨٦
ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ	٤٨٦
اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ	٤٩١
ایصال ثواب کے لیے دعا کا طریقہ	٤٩٢
مزار پر حاضری کا طریقہ	٤٩٦

سب سے افضل عمل

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ وحی آئی "یہ شخص جو آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے۔" وہ عصر کا وقت تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس صحابی رضی اللہ عنہ کو اِس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا، یَارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جو اِس وقت میرے لیے زیادہ مُناسب ہو، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِشْتَغِلْ بِالتَّعَلُّمِ یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے قبل اِنتقال فرما گئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں اُسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔

(تفسیرِ کبیر)

وُضو کا طریقہ

- گناہ جھڑنے کی حکایت 4
- مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ 7
- نظر کبھی کمزور نہ ہو 14
- پان کھانے والے متوجہ ہوں 22
- انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟ 27
- کیا سِتر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 31
- وُضو میں شک آنے کے 5 احکام
- سونے سے وُضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان
- وُضو خانہ بنوانے کا طریقہ
- جن کا وُضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 16 احکام
- عملی طور پر وُضو سیکھئے
- اِسراف سے بچنے کے لئے 14 مَدَنی پھول

ورق الٹئے۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

وضو کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں۔۔۔۔

گناہ جھڑنے کی حکایت

نظر کبھی کمزور نہ ہو

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

پان کھانے والے متوجہ ہوں

ورق الٹیے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وضو کا طریقہ (حنفی)

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے ،قَوی اِمکان ھے
کہ آپکی کئی غَلَطیاں آپکے سامنے آجائیں ۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ دو عالَم ،نورِ مجسّم ،شاہِ بنی آدم ،رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ معظم ہے ،جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پانی منگوایا اور وُضو کیا پھر یکا یک مُسکرانے اور رُفقاء سے فرمانے لگے' جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اِس سُوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا' ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اسی جگہ پر وُضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مسکرائے تھے اور صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا' جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی "وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم" یعنی اللہ اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ والہٖ وَسلَّم نے فرمایا، "جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مَسْح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں"۔[1]

وُضو کر کے خنداں ہوئے شاہِ عثماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہا، کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مخالِف دیا پھر
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

مدینہ

[1] مُلخصاً مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۴۱۵ دار الفکر بیروت۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سرکارِ خیرُ الانام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سنّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز اس روایت سے **گناہ دھونے کا نسخہ** بھی معلوم ہوگیا۔ **الحمدُللہ** عَزَّوَجَلَّ وُضو میں کُلّی کرنے سے منہ کے، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے، چہرہ دھونے سے پَلکوں سَمیت سارے چہرے کے، ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخُنوں کے نیچے کے، سَر (اور کانوں) کا مسح کرنے سے سر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخُنوں کے نیچے کے گناہ بھی جَھڑ جاتے ہیں۔

گناہ جھڑنے کی حکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو کرنے والے کے گناہ جھڑتے ہیں، اِس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قدِّس سرّہُ النورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جامع مسجدِ کوفہ کے وُضو خانہ میں تشریف

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ''میں نے توبہ کی''۔ ایک اور شخص کے وُضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا، ''اے میرے بھائی تو زنا سے توبہ کرلے''۔ اس نے عرض کی ''میں نے توبہ کی''۔ ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا ''شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کرلے۔ اس نے عرض کی، ''میں نے توبہ کی''۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہوجاتے تھے لھٰذا آپ نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے ختم ہوجانے کی دعا مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعا قبول فرمالی جس سے آپ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔ [1]

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

[1] المیزان الکبری جلد اوّل ص ۱۳۰ دارالکتب العلمیہ بیروت

سارا بدن پاک ہوگیا!

دو حدیثوں کا خُلاصہ ہے، ''جس نے بسم اللّٰہ کہہ کر وُضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہوگیا۔ اور جس نے بغیر بسم اللّٰہ کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔'' [1]

باوُضو سونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے کہ ''باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے''۔ [2]

باوضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔'' [3]

مدینہ

[1] سنن دارقطنی ج ۱ ص ۱۵۸۔۱۵۹ حدیث ۲۲۸۔۲۲۹ [2] کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴ [3] کنز العمال ج ۹ حدیث ۲۶۰۶۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں،

'ہمیشہ باوُضو رہنا مُستحَب ہے۔'' [1]

مُصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا، ''اے موسیٰ! اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔'' [2]

''ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سنّت ہے۔'' [3]

''احمد رضا'' کے سات حُروف کی نسبت سے ہر وقت باوُضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں،

بعض عارِفین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین) نے فرمایا، جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ تعالیٰ اُس کو

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۰۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور [2] اَیضاً [3] اَیضاً

سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:۔

(۱) ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں (۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے (۳) اُس کے اَعضاء تسبیح کریں (٤) اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو (۵) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حِفاظت کریں (٦) سکراتِ موت اس پر آسان ہو (۷) جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔ [1]

دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ زُکام، دردِ سر اور بیماری میں وُضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وُضو کرے جبکہ وُضو کرنا دشوار ہو تو اس کو بحکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔ [2]

وُضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃُ اللّٰہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحَب ہے۔

مدینہ

[1] اَیضاً ص ۷۰۲ تا ۷۰۳ [2] مُلخصاً المعجم الاوسط ج٤ ص١٠٦ حدیث ٥٣٦٦ دار الکتب العلمیۃ بیروت

وُضو کیلئے **نیّت** کرنا سنّت ہے نیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زَبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصِل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔ بسمِ اللّٰہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بسمِ اللّٰہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب **دونوں ہاتھ** تین[۳] تین[۳] بار پَہنچوں تک دھوئیے، (نل بند کرکے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین[۳] تین[۳] بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں **مِسواک** کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔ حُجَّۃُ الْاسلام امام محمّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''مِسواک کرتے وَقْت نَماز میں قرانِ مجید کی قِراءَت اور ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے۔ [۱] اب سیدھے ہاتھ کے تین[۳] چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کرکے) اِس طرح **تین کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ

مدینہ

[۱] اِحیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۲ دار الصادر، بیروت

کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو **غرغرہ** بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین[۳] چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) **تین[۳] بار ناک** میں نرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین[۳] بار سارا چہرہ** اِس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال اُگنا شُروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور اِحْرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِسطرح **خِلال** کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے **سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین[۳] بار دھوئیے۔ اِسی طرح پھر **اُلٹا ہاتھ** دھو لیجئے۔ دونوں[۲] ہاتھ آدھے بازو تک

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

دھونا مستحب ہے۔ **اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھوئیے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) **یہ پانی کا اِسراف ہے۔** اب (نل بند کرکے) **سر کا مَسْح** اِس طرح کیجئے کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطْح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطْح کا مَسْح کیجئے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اور چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسْح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دھُلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسْح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ **سر کا مَسْح کرنے سے قبل ٹُونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے** بلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گُناہ ہے۔ اب **پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُسْتَحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اِس کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا کا خِلال شُروع کر کے اَنگوٹھے پر خَتْم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چُھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چُھنگلیا پر خَتْم کر لیجئے۔ (عامۂ کُتُب)

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''ہر عُضو

دھوتے وقت یہ اُمید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ مُحمّد

وُضو کے بعد یہ دعاء بھی پڑھ لیجئے (اوّل وآخر دُرود شریف)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ [2]

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

جنّت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، ''جس نے اچھی طرح وُضو کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ [3]

مدینہ

[1] مُلخصاً احیاء العلوم مترجم ج۱ ص ۳۴۶ [2] جامعِ ترمذی ج۱ ص۹
[3] مُلخص از صحیح مسلم ج۱ ص ۱۲۲

وُضو کے بعد سورۂ قَدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارک میں ہے، ''جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سُورۂ قدر پڑھے تو وہ صِدِّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شُہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میدانِ مَحشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا''۔ [1]

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھکر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ [2]

صلُّوا علی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمد

لفظ، ''اللہ'' کے چار حُروف کی نسبت سے وُضو کے چار فرائض

(۱) چہرہ دھونا (۲) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا

مدینہ

[1] کنز العُمّال ج۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت [2] مسائل القرآن ص ۲۹۱

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

مَسح کرنا (٤) ٹخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا۔[1]

دھونے کی تعریف

کسی عُضو (عُض۔وْ) کو دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عُضْوْ کے ہر حصّہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صِرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپَڑ لینے یا ایک قَطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضُو یا غسل ادا ہوگا۔[2]

"کرم یا ربَّ العٰلمین" کے چودہ حُروف کی نسبت سے وُضو کی 14 سنّتیں

"وُضُو کا طریقہ" (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبات کا بیان ہو چُکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحَظہ فرمایئے۔ ﴿1﴾ نِیّت کرنا ﴿2﴾ بِسمِ اللّٰہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بسم اللّٰہِ وَالحَمدُلِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[3] ﴿3﴾ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا

مدینہ

[1] فتاویٰ عالمگیری ج ١ ص ٣ [2] مَراقِی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ٥٧ فتاویٰ رضویہ ج ١ ص ٢١٨ رضا فاؤنڈیشن [3] مجمع الزوائد ج ١ ص ٥١٣ حدیث ١١١٢ دار الفکر بیروت

﴿4﴾ تین بار مِسواک کرنا ﴿5﴾ تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا ﴿6﴾ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا ﴿7﴾ تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ﴿8﴾ داڑھی ہو تو (اِحرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اِس کا خِلال کرنا ﴿9﴾ ہاتھ اور ﴿10﴾ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ﴿11﴾ پورے سر کا ایک ہی بار مَسح کرنا ﴿12﴾ کانوں کا مَسح کرنا ﴿13﴾ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کُہنیوں سَمیت دھونا پھر سر کا مَسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ﴿14﴾ پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھو لینا۔[1]

"یارسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام" کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے وُضو کے 29 مُستَحَبّات

﴿1﴾ قبلہ رُو ﴿2﴾ اونچی جگہ ﴿3﴾ بیٹھنا ﴿4﴾ پانی بہاتے وقت اَعضاء پر ہاتھ پھیرنا ﴿5﴾ اطمینان سے وُضو کرنا ﴿6﴾ اَعضائے وُضو پر پہلے

مدینہ

[1] الدرالمختار معہ رَدُّالمحتار ج۱ ص۲۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۶

پانی چُپَڑ لینا خُصوصاً سردیوں میں ﴿7﴾ وُضو کرنے میں بغیر ضَرورت کسی سے مدد نہ لینا ﴿8﴾ سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا ﴿9﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا ﴿10﴾ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا ناک میں ڈالنا ﴿12﴾ اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کی پُشت کا مَسح کرنا ﴿13﴾ کانوں کا مَسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چُھنگلیاں کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کرنا ﴿14﴾ اَنگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈِھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اِس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔[1] ﴿15﴾ مَعذورِ شَرعی (اس کے تفصیلی اَحکام اِسی رسالے کے صفحہ 42 تا 45 پر مُلاحَظہ فرمالیجئے) نہ ہو تو نَماز کا وقت شُروع ہونے سے پہلے ہی وُضو کر لینا ﴿16﴾ جو کامل طور پر وُضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رَہ جاتی ہو اُس کا کُوؤں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹخنوں، اَیڑیوں، تلووں،

مدینہ

[1] خُلاصۃ الفتاویٰ ج ١ ص ٢٣

کونچوں (ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے) گھائیوں (اُنگلیوں کے درمیان والی جگہ)، اور کُہنیوں کا خُصوصیّت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو فَرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خُشک رَہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔[1] ﴿17﴾ وُضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وُضو کریں تو سیدھی جانب رکھئے ﴿18﴾ چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اُوپر کا کچھ حصّہ بھی دُھل جائے ﴿19﴾ چہرے اور ﴿20﴾ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مَثَلاً ہاتھ کُہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا ﴿21﴾ دونوں ہاتھوں سے مُنہ دھونا ﴿22﴾ ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شُروع کرنا ﴿23﴾ ہر عُضو دھونے کے بعد اس پر

مدینہ

[1] بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف

ہاتھ پھیر کر بُوندیں ٹپکا دینا تا کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خُصُوصاً جبکہ مسجِد میں جانا ہو کہ فرشِ مسجِد پر وُضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہِ تحریمی ہے۔[1] ﴿24﴾ ہر عُضْو کے دھوتے وقت اور مَسْح کرتے وقت نیّتِ وُضو کا حاضِر رَہنا ﴿25﴾ ابتِداء میں بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف اور کلِمۂ شہادت پڑھ لینا ﴿26﴾ اَعْضائے وُضو بلا ضَرورت نہ پُونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضَرورت بالکل خُشک نہ کریں کچھ تَری باقی رکھیں کہ بروزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی ﴿27﴾ وُضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔[2] ﴿28﴾ بعدِ وُضو مِیانی (یعنی پاجامہ کا وہ حصّہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔[3] (پانی چھڑکتے وقت مِیانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وُضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت مِیانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذَرِیعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ﴿29﴾

مدینہ

[1] خُلاصہ از البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰۔ بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف [2] کنزُالعُمّال ج۹ ص۱۳۶ حدیث ۲۶۱۳۳ بیروت [3] کنزُالعُمّال ج۹ ص۱۳۴ حدیث ۲۶۱۰۱ بیروت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعَت نَفل ادا کرنا جسے تَحِیَّۃُ الْوُضُو کہتے ہیں۔[1]

"باوُضو رَہنا ثواب ہے" کے پندرہ حُروف کی نسبت سے وُضو کے 15 مکروہات

(۱) وُضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا (۲) ناپاک جگہ وُضو کا پانی گرانا (۳) اَعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قَطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چُلّو میں عُموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) (٤) قِبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کُلّی کرنا (۵) زِیادہ پانی خَرچ کرنا (حضرتِ صَدرُالشَّریعہ علّامہ مولٰینا مفتی امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "بہارِ شریعت" حصہ دُوم صَفحہ نمبر ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں فرماتے ہیں: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چُلّو کافی ہے تو اب پورا چُلّو لینا اِسراف ہے) (٦) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّت ادا نہ ہو (بَہر حال ٹُونٹی نہ اتنی زِیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو)۔ (۷) منہ پر پانی مارنا (۸) مُنہ پر پانی ڈالتے وقت پُھونکنا (۹) ایک ہاتھ

[1] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۲٦٦

سے منہ دھونا کہ رَوافِض اور ہندوؤں کا شِعار ہے (۱۰) گلے کا مَسح کرنا (۱۱) اُلٹے ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا (۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مَسح کرنا (۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا (۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُوکھا رہ گیا تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ وُضو کی ہر سنّت کا تَرک مکروہ ہے اِسی طرح ہر مکروہ کا تَرک سنّت۔ [1]

مُستَعمل پانی کا اَہَم مسئلہ

اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَور یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ دَر دَہ (یعنی سَو ۱۰۰ ہاتھ / پچیس ۲۵ گز / دو سو پچیس ۲۲۵ فٹ، [2]) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستَعمَل (یعنی استِعمال شُدہ) ہو گیا اور اب وُضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غُسل فرض ہو اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ

مدینہ

[1] بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف [2] فتاویٰ مُصطفویہ ص ۱۳۹ شبیر برادرز لاہور

پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔[1] (مُستَعمَل پانی اور وُضو و غسل کے تفصیلی اَحکام سیکھنے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ ۲ کا مُطالعہ فرمائیے)

پان کھانے والے مُتَوَجِّہ ہوں

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت،باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فَھا (گیپ) ہو تجرِبہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بَہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح منہ کے اَطراف واَکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی

مدینہ

[1] بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۸

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھُس جاتے ہیں) کہ تین[۳] بلکہ کبھی دس[۱۰] بارہ[۱۲] کُلّیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سُوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنْبِشیں دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بتدریج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اِس کی بھی کوئی تَحْدِید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامِل تَصْفِیہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدِّد احادیث میں اِرشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُور اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مِسواک

کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِرَاءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتہ کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔[1] اور طَبَرانی نے کَبِیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دُونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔[2]

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''وُضو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اُس وقت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہِری اَعْضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہِر طاہِر (یعنی پاک) ہو چکے مگر

مدینہ

[1] کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۳۱۹ [2] مُعجم الکبیر ج ٤ ص ۱۷۷۔ فتاویٰ رضویہ ج اوّل ص ٦٢٤ تا ٦٢٥ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور۔

دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وُضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت پر اِکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صَفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ چُنانچِہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آکر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی، یہ ہر ذی شُعُور خود سمجھ سکتا ہے۔[1]

مدینہ

[1] مُلخّص از: احیاء العلوم جلد اوّل صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ دار صادر بیروت

''صَبْر کر'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے زَخْم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۵ اَحکام

(۱) خون، پیپ یا زَرْد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صَلاحِیت تھی جس جگہ کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ [۱] (۲) خون اگر چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مَثَلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اِس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وُضو نہیں ٹوٹا۔ [۲] (۳) اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وُضو میں دھونا فرض ہو مَثَلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہَر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے

مدینہ

[۱] الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۶ [۲] مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سُوراخوں کے اندر ہی رہا باہَر نہ نکلا تو ان صورَتوں میں وُضو نہ ٹوٹا [1] (٤) زخم بے شک بڑا ہے رُطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ [2]

(۵) زخم کا خون بار بار پُونچھتے رہے کہ بہنے کی نَوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پُونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پُونچھتے تو بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ [3]

انجکشن لگانے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے (۲) جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لھٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مِقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ ہاں اگر بِالفرض بہنے کی مقدار

مدینہ

[1] مُلخص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور [2] ایضاً [3] ایضاً

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا (٤) سِرِنج کے ذَرِیعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اِس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھئے۔

دُکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دیگا۔[1] افسوس اکثر لوگ اِس مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لَہٗ) سے ناواقِف ہوتے ہیں اور دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کُرتے کے دامن وغیرہ سے پُونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔ (۲) نابِینا کی آنکھ سے جو رُطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضو بھی ٹوٹ جاتا ہے [2] (۳) جو رُطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ ناپاک

مدینہ

[1] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ٥٥٤ [2] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ٥٥٤

نہیں۔ ۱ مثلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

چھالا اور پھڑیا

(۱) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ ۲

(۲) پُھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خَلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے ۳ ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تَری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔ ٤ (۳) خارِش یا پھڑیوں میں اگر بہنے والی رُطوبت نہ ہو صِرف چپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔ ۵

(٤) ناک صاف کی اس میں سے جَما ہوا خون نکلا وُضو نہ ٹوٹا، اَنسب (یعنی زِیادہ مناسِب) یہ ہے کہ وُضو کرے۔ ٦

مدینہ

۱ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۱ ص ۲۸۰ ۲ فتح القدیر ج۱ ص ۳٤
۳ خلاصۃ الفتاویٰ ج۱ ص ۱۷ ٤ فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۱ ص ۳٥٦ رضا فاؤنڈیشن ۵ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۱ ص ۲۸۰ ٦ ایضاً ص ۲۸۱

قے سے کب وُضو ٹوٹتا ہے

منہ بھر قے کھانے، پانی یا صَفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ جو قَے تکلُّف کے بغیر نہ روکی جا سکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قَے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضَروری ہے۔[1]

ہنسنے کے اَحکام

(۱) رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وُضو۔[2] مُسکرانے میں آواز بِالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔ (۲) بالغ نے نَمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔[3] نَماز کے علاوہ

مدینہ

[1] الدر المختار مع ردالمحتار ج۱ ص۲۸۹ [2] مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۱
[3] ایضاً

قَہقَہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُستحب ہے۔ [1] ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے کبھی بھی قَہقَہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اَلتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ تعالٰی وَالقَہقَہَۃُ مِنَ الشَّیطٰن۔ یعنی مُسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور قَہقَہہ شیطان کی طرف سے ہے۔ [2]

کیا سِتر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سِتر کُھلنے یا اپنا یا پرایا سِتر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بِالکل غَلَط ہے۔ [3] ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت سب سِتر چُھپا ہو بلکہ اِستِنجاء کے بعد فوراً ہی چُھپا لینا چاہئے۔ [4] کہ بغیر ضَرورت سِتر کُھلا رکھنا مَنع اور دوسروں کے سامنے سِتر کھولنا حرام ہے۔

مدینہ

[1] مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۸۴ [2] المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ محمد جز ۲، ص ۱۰۴ دار الکتب العلمیہ بیروت [3] ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن [4] غنیۃ المستملی ص ۳۰

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

غسل کا وُضو کافی ہے

غسل کے لیے جو وُضو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرہنہ (بَ۔رَہْ۔نَہ) نہائیں۔اب غسل کے بعد دوبارہ وُضو کرنا ضَروری نہیں بلکہ اگر وُضو نہ بھی کیا ہو تو غسل کر لینے سے اَعضائے وُضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہٰذا وُضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وُضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

(۱) مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبہ کی شَناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔اگر تھوک زَرد ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔[1]

(۲) مُنہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر کُلّی

مدینہ

[1] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۱

کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نَجِس ہو گیا لہٰذا ایسے موقع پر چُلّو میں پانی لے کر اِحتیاط سے کُلّی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمایئے کہ چھینٹے اُڑ کر آپکے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

دودھ پیتے بچّے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ [۱] (۲) دودھ پیتے بچّے نے دودھ ڈال دیا اور وہ مُنہ بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ مِعدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہُنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ [۲]

وُضو میں شک آنے کے ۵ اَحکام

(۱) اگر دَورانِ وُضو کسی عُضو کے دھونے میں شک واقع ہو اور اگر یہ

[۱] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۵۷٤

[۲] بہارِ شریعت حصہ۲ ص۲۹ مدینۃ الرشد بریلی شریف

زندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اِس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اگر اِسی طرح بعدِ وُضو بھی شک پڑے تو اِس کا کچھ خیال مت کیجئے۔ [1] (۲) آپ باوُضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وُضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ باوُضو ہیں کیونکہ صِرف شک سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ [2] (۳) وَسوَسے کی صورت میں اِحتیاطاً وُضو کرنا اِحتیاط نہیں اِتباعِ شیطان ہے۔ (٤) یقیناً آپ اُس وقت تک باوُضو ہیں جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکیں۔ (۵) یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رَہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عُضْو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ [3]

کُتّا چھُو جائے تو!

کُتّا جسم سے چُھو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے کُتّے کا

مدینہ

[1] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۳۰۹ [2] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۳۰۹
[3] الدُّرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۳۰۹

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جسم تر ہو۔ [1] ہاں کتے کا لُعاب ناپاک ہے۔ [2]

سونے سے وُضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں:۔ (۱) دونوں سُرِین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرِین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضو نہیں ٹوٹتا:۔ (۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ ﴿کُرسی، رَیل، اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے﴾ (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین

مدینہ

[1] ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ٤ ص ٤٥٢ رضا فاؤنڈیشن لاہور
[2] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ١ ص ٤٢٥

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے (۳) چار زانُو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو (٤) دوزانُو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خچّر وغیرہ پر زِین رکھ کر سُوار ہو (٦) ننگی پیٹھ پر سُوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سُرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) رُکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنّت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اِس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا علاوہ نَماز ،وُضو نہیں ٹوٹے گا اور نَماز بھی فاسِد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتہ جو رُکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضَروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آ گئی تو جو حصّہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے:۔ (۱) اُکڑوں یعنی

پاؤں کے تلووں کے بَل اِس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) چِت یعنی پیٹھ کے بَل لیٹا ہو (۳) پَٹ یعنی پیٹ کے بَل لیٹا ہو (٤) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو۔ (۵) ایک کُہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے (٦) بیٹھ کر اِس طرح سویا کہ ایک کروٹ جُھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرِین اُٹھے ہوئے ہوں (۷) ننگی پیٹھ پر سُوار ہو اور جانور پستی کی جانب اُتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دو زانو اِس طرح بیٹھے سَویا کہ دونوں سُرِین جَمے نہ رہیں (۹) چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اِس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پِنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سَجدہ کرتی ہے اِس طرح سَجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا نَماز کے علاوہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قَصْداً سویا تو نَماز فاسِد ہوگئی اور بلا قَصْد سویا تو وُضو ٹوٹ جائے گا مگر نَماز باقی ہے۔ بعدِ وُضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نَماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔[1]

مدینہ

[1] ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳٦۵ تا ۳٦٦ رضا فاؤنڈیشن

مساجِد کے وُضو خانے

مِسواک کرنے سے بعض اَوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہوجاتا ہے مگر افسوس کہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ مساجِد کے وُضو خانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی کُلّی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمّام کے پُختہ فرش پر وُضو کرتے وقت اِس سے بھی زِیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وُضو خانہ بنوایئے

آج کل بَیسِن (ہاتھ دھونے کی کونڈی) پر کھڑے کھڑے وُضو کرنے کا رَواج ہے جو کہ خِلافِ مُستَحَب ہے۔ افسوس! لوگ آسائشوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اِس میں وُضو خانہ نہیں بنواتے! سُنّتوں کا دَرد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہوسکے تو اپنے مَکان میں کم از کم ایک ٹُونٹی کا وُضو خانہ ضَرور بنوایئے۔ اِس میں یہ احتیاط ضَرور رکھئے کہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ٹونٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وُہی چھینٹے اُڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ محتاط وضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اِسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے رہنُمائی حاصِل کیجئے۔ ڈبلیوسی (W.C.) میں پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں عُموماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہٰذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصّے دھو لینے چاہئیں۔

وُضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وُضو خانہ کی کُل مَساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس چالیس اِنچ، اُونچائی زمین سے 16 اِنچ، اس کے اوپر مزید نو انچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس انچ اور لمبائی ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک یعنی زینہ کی مانند، اِس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ 26 انچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے زِیادہ نہ ہو،

پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زِیادہ مَثَلاً کُل ساڑھے گیارہ انچ ہو، دُونوں قدموں کے درمیانی حصّے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار انچ کا کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اِس طرح لے جایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی اُبھار نہ رکھا جائے۔ L (ایل) ساخت کا مکسچر نَل نالی کی زمین سے 32 انچ اوپر ہو، اِس پانی کی دھار کھانچے والی ڈھلوان (slope) پر پڑے گی اور آپکے لئے دانتوں کے خون وغیرہ نَجاست سے بچنا اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ معمولی ترمیم کر کے مساجِد میں بھی اِسی ترکیب سے وُضوخانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

"یا رَسُولَ اللّٰہ" کے دَس حُروف کی نِسبت سے وُضوخانے کے 10 مَدَنی پھول

1 **ممکِن** ہو تو اِسی رِسالے کے پیچھے دیئے ہوئے وُضوخانہ کے نقشے سے رہنُمائی حاصِل کر کے اپنے گھر میں وُضوخانہ بنوایئے۔

۲ **معمار** کے دلائل سُنے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وُضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے) فَرْش کی ڈھلوان (slope) دو ۲ اِنچ رکھئے۔

۳ **اگر** ایک سے زِیادہ نل لگوانے ہوں تو دو ۲ نلوں کے درمیان 25 اِنچ کا فاصِلہ رکھئے۔

۴ **وُضو خانے** کی ٹُونٹی میں حسبِ ضَرورت پلاسٹک کی نپل لگا لیجئے۔

۵ **اگر** پائپ دیوار کے باہَر سے لگوائیں تو حسبِ ضَرورت نِشست گاہ ایک یا دو ۲ اِنچ مزید دُور کر لیجئے۔

۶ **بہتر** یہ ہے کہ کچّا کام کروا کر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یا وُضو کر کے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد پُختہ کروایئے۔

۷ **وُضو خانے** یا حمّام وغیرہ کے فَرْش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کُھردُرے (Slip Resistance Tiles) لگوایئے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہو جائے۔

بہتر یہی ہے کہ وُضو خانے پر چار خانے دار ٹائلز (CHECK TILES) لگوایئے تا کہ پھسلنے کا امکان ہی نہ رہے۔

اگر چار خانے دار ٹائلز نہ مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا سِرا اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو دو انچ پتھریلی اور خوب کُھردری اور گول بنوایئے تا کہ ضَرورتاً پاؤں رگڑ کر میل چُھڑایا جا سکے۔

باورچی خانہ، غُسل خانہ، بیتُ الخَلاء کا فَرش، کُھلا صِحن، چھت، مسجِد کا وُضو خانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضَرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (slope) معمار جو بتائے اُس سے بلا جھجک ڈیڑھ گُنا (مَثَلاً وہ دو انچ کہے تو آپ تین انچ) رکھوایئے۔ معمار تو یہی کہے گا کہ آپ فکر مت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اِس کی باتوں میں آ گئے تو ہو سکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے لہٰذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو ان شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ

مُشاہَدہ یہی ہے کہ اکثر فَرْش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

جن کا وُضو نہ رَہتا ہو ان کیلئے 6 اَحکام

۱ **قَطرہ** آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخْم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رُطوبت بہنے اور دَسْت آنے سے وُضُو ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شُروع سے آخِر تک پورا ایک وَقْت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نَمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ شَرْعاً **معذور** ہے۔ ایک وُضو سے اُس وقت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے۔ اسکا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔[1]

۲ **فَرْض** نَماز کا وَقْت جاتے ہی معذور کا وُضو جاتا رَہتا ہے اور یہ حُکْم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عُذْر دَورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہِر ہوا اگر

مدینہ

[1] مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ١٤٩

ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث بھی لاحِق نہ ہو تو فرض نَماز کا وقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ [1] فرض نَماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقت نہیں گیا۔ [2]

مسئلہ ۳ جب عُذر ثابت ہو گیا تو جب تک نَماز کے ایک پُورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے مَعذور ہی رہے گا۔ مَثَلاً کسی کو سارا وقت قَطرہ آتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اَوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نَماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دُفعہ قطرہ آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔

مدینہ

[1] مُلَخَّصاً الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ٥٥٦ [2] الهداية معه فتح القدير ج۱ ص ١٦٠

ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو مَعذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر مَعذور ہو گیا۔ [1]

مسئلہ ۴ معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلاً جس کو رِیح خارِج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۵ معذور نے کسی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عُذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہو اگر اپنے

[1] فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ٤١

عُذْر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعد وُضو عُذْر پائے جانے کی صورت میں وُضو نہ ٹوٹے گا) مَثَلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وُضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وُضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔ [1]

مسئلہ معذور کو ایسا عُذْر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرْہَم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فَرْض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچہ مُصلّٰی بھی آلُودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔ [2]

(معذور کے وُضو کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت حصّہ ۲ سے معلوم کر لیجئے)

مدینہ

[1] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۷ [2] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵٦ ،فتاویٰ رضویہ ج ٤ ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

سات مُتَفَرِّقات

(۱) پیشاب، پاخانہ، وَدی، مَذی، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وُضو جاتا رہیگا۔[۱] (۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وُضو ٹوٹ گیا۔[۲] مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وُضو نہیں ٹوٹے گا۔[۳] (۳) بے ہوش ہو جانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔[٤] (٤) بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غَلَط ہے۔ (۵) دَورانِ وُضو اگر رِیح خارج ہو یا کسی سبب سے وُضو ٹوٹ جائے تو نئے سِرے سے وُضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اَعْضاء بے دُھلے ہو گئے۔[۵] (٦) قرآنِ پاک یا اس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زَبان میں قرآنِ پاک کا ترجَمہ ہو اسکو بے وُضو چُھونا حرام ہے۔[٦] (۷) آیت کو بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی بے وُضو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔

مدینہ

[۱] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۲۸٦ [۲] ایضاً [۳] الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۲۸٦ [٤] فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۱۲ [۵] ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج۱ ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن [٦] فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۳۸۔

یارَبَّ المصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمیں اِسراف سے بچتے ہوئے شَرعی وُضو کے ساتھ ہر وقت باوُضو رہنا نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

وُضو میں پانی کا اِسراف

آج کل اکثر لوگ وُضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں۔ حتّٰی کہ بعض تو وُضو خانے پر آتے ہی پہلے نل کھولتے ہیں اِس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں اُتنی دیر تک مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اِسی طرح مَسح کے دَوران اکثریت نل کُھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر کر اِسراف سے بچنا چاہئے، قِیامت کے روز ذَرّہ ذَرّہ اور قَطرہ قَطرہ کا حساب ہوگا۔ اِسراف کی مَذَمَّت میں چار احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیئے۔

(۱) جاری نَہَر پر بھی اِسراف

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے

پھول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وُضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اِسراف کیسا؟ عَرض کی، کیا وُضو میں بھی اِسراف ہے؟ فرمایا، ''ہاں اگرچہ تم جاری نَہر پر ہو''۔ [1]

اعلیحضرت کا فتویٰ

میرے آقا اعلیحضرت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس حدیث کے تَحت فرماتے ہیں، حدیث نے نَہرِ جاری میں بھی اِسراف ثابت فرمایا اور اِسراف شَرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ آیۂ کریمہ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (ترجمۂ کنز الایمان: بے شک بے جا خَرچنے والے اسے پسند نہیں۔ پ ٨ الانعام ١٤١) مُطلَق ہے تو یہ اِسراف بھی مذموم و ممنوع ہی ہوگا **بلکہ خود اِسراف فی الوُضو میں صِیغۂ نَہی وارِد اور نَہی حقیقۃً مُفیدِ تحریم۔** (یعنی وُضو میں اِسراف کی نَہی (مُمانَعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں مُمانَعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے۔) [2]

مدینہ

[1] ابنِ ماجہ، حدیث ٤٢٥، ج ١ ص ٢٥٤ دار المعرفہ بیروت [2] فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ٧٣١

مفتی احمد یار خان کی تفسیر

مُفَسِّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ میں پیش کردہ سُورۃُ الْاَنعام کی آیتِ کریمہ نمبر ١٤١ کے تحت **بے جا خَرْچ** (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رَقم طراز ہیں، ''ناجائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خَرْچ ہے اور سارا مال خَیرات کر کے بال بچوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خَرْچ ہے، ضَرورت سے زِیادہ خَرْچ بھی بے جا خَرْچ ہے اِسی لئے اَعضائے وُضو کو (بِلا اجازتِ شَرْعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔''[1]

(٢) اِسراف نہ کر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ایک شَخْص کو وُضو کرتے دیکھا فرمایا، ''اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔''[2]

مدینہ

[1] نورُالعرفان ص ٢٣٢ [2] ابنِ ماجہ، حدیث ٤٣٤ ج ١ ص ٢٥٤ دارالمعرفہ بیروت

(۳) اِسراف شیطانی کام ہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، وُضُو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ [1]

(٤) جنّت کا سفید مَحَل مانگنا کیسا؟

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اِس طرح دعا مانگتے سنا کہ الٰہی عزوجل! میں تجھ سے جنّت کا داہنی طرف والا سفید مَحَل مانگتا ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچّے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنّت مانگو اور دوزخ سے اُس کی پناہ مانگو۔ میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے سنا کہ اِس اُمّت میں وہ قوم ہوگی جو وُضو اور دُعا میں حد سے تجاوُز کیا کرے گی۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی

[1] کنزُالعمّال رقم الحدیث ۲٦۲۵۵ ج ۹ ص ۱٤٤ [2] ابو داؤد حدیث ۹٦ ج ۱ ص ٦۸ دار احیاء التراث العربی۔

احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، ''دعا میں تجاوُز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعیُّن کیا جائے جس کی ضَرورت نہیں جیسے ان کے صاحبزادہ نے کیا۔ فِردَوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنّت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اِس میں شخصی تعیُّن نہیں نَوعی تقرُّر ہے اِس کا حکم دیا گیا ہے وُضو میں حد سے بڑھنا دو طرح سے ہوسکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زِیادَتی اور عُضْو کی حد میں زِیادَتی جیسے پاؤں گھٹنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ [1]

بُرا کیا ظلم کیا

ایک اَعْرابی نے خدمتِ اقدس حُضور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں حاضِر ہوکر وُضو کے بارے میں پوچھا، حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اُنہیں وُضو کر کے دِکھایا جس میں ہر عُضْو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وُضو اِس

مدینہ

[1] مراۃ ج اول ص ۲۳۹

طرح ہے، تو جو اِس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظُلم کیا۔ [1]

عملی طور پر وُضو سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وُضو کر کے دوسرے کو دِکھانا سنّت سے ثابت ہے۔ مُبلّغین کو چاہئے کہ اِس پر عمل کرتے ہوئے بغیر اِسراف کے صِرف حسبِ ضَرورت پانی بہا کر تین تین بار اَعضاء دھو کر وُضو کر کے اسلامی بھائیوں کو دِکھائیں۔ ہرگز بلا حاجتِ شَرعی کوئی عُضْو چار بار نہ دُھلے اِس کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اِصلاح کروانا چاہے وہ بھی وُضو کر کے مبلّغ کو دِکھائے اور اپنی غَلَطیاں دُور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے **سنّتوں کی تربیّت** کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں یہ مَدَنی کام اَحسن طریقے پر ہوسکتا ہے۔ دُرُست وُضو کرنا ضَرور ضَرور ضَرور سیکھ لیجئے۔ صِرف ایک

مدینہ

[1] نسائی ج ۱ ص ۸۸ دارالجیل بیروت

آدھ بار **وُضو کا طریقہ** پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وُضو کرنا آجائے یہ بہُت مشکِل ہے۔ بار بار مَشق کرنی ہوگی۔

مسجد اور مَدرَسے کے پانی کا اِسراف

مسجد و مَدرَسہ وغیرہ کے وُضو خانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ''وقف'' کے حکم میں ہوتا ہے۔ اِس کے اور اپنے گھر کے پانی کے اَحکام میں فَرق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجِد کے وُضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وُضو میں بلا ضَرورت فَقَط غَفلت یا جَہالت کے سبب تین ۳ سے زائِد مرتبہ اَعضاء دھوتے ہیں وہ اِس مُبارَک فتویٰ پر خوب غور فرمالیں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کرلیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت،

حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''**اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خرچ کرنا بالِاتِّفاق حرام ہے کیوں کہ اِس میں زِیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مدارِس کا پانی اِسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صِرف ان ہی لوگوں کیلئے وُقف ہوتا ہے جو شَرعی وُضو کرتے ہیں۔**'' [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے آپ کو اِسراف سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی مِلکیت کے) مَثَلاً اپنے گھر کے پانی سے وُضو کرے۔ مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اِسراف کی کُھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مَشق کر کے شَرعی وُضو سیکھ لے تاکہ مسجد کے پانی کا اِسراف کر کے حرام کا مُرتکب نہ ہو۔

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اوّل ص ٦٥٨ رضا فاؤنڈیشن

"احمد رضا" کے سات حُرُوف کی نسبت سے اعلیٰحضرت کی طرف سے اِسراف سے بچنے کی 7 تدابیر

۱ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے اِحتیاط چاہئے۔

۲ ہر چُلّو بھرا ہونا ضَروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مَثَلاً ناک میں نَرْم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چُلّو کیا ضَرور نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلّو کُلّی کیلئے بھی درکار نہیں۔

۳ لوٹے کی ٹُونٹی مُتَوَسِّط مُعتَدِل چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی دیر میں) دے نہ فَراخ (یعنی کُشادہ) کہ حاجت سے زِیادہ گرائے، اس کا فَرْق یُوں معلوم ہوسکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وُضو کیجئے تو بَہُت خَرْچ ہوگا یُونہی فَراخ (یعنی کُشادہ ٹُونٹی) سے بہانا زِیادہ خرچ کا باعث

ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پُوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نَل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

۴ **اَعْضاء** دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بَہُت (پانی) کا کام دیتا ہے خُصُوصاً موسمِ سرما (یعنی سردیوں) میں اِس کی زِیادہ حاجت ہے کہ اَعْضاء میں خشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مُشاھَدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

۵ **کلائیوں** پر بال ہوں تو تَرشوا دیں کہ اُن کا ہونا پانی زِیادہ چاہتا ہے اور مُونڈنے سے سَخْت ہو جاتے ہیں اور تَراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے اَحْسن و افضل نُورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اَعْضاء میں یہی سنّت سے ثابت۔ چُنانچہ

اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب نُورہ کا استِعمال فرماتے تو سِتْرِ مقدّس پر اپنے دستِ مبارک سے لگاتے اور باقی بدنِ منوّر پر اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالٰی عنہن لگادیتیں۔[1] اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بھیگ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وُضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۶ دست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا (پاؤں کے) گِٹّوں کے اوپر تک عَلَی الْاِتِّصال (یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی رَوانی (ہل جُل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرَّر (یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہوسکتی ہے)

مسئلہ ۷ بعض لوگ یُوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے کُہنی تک یا (پاؤں کے) گِٹّے

مدینہ

[1] ابنِ ماجہ، حدیث ۳۷۱۵، ج ٤، ص ۲۲۵ دار المعرفہ بیروت

تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض (یعنی تین بار کے عوض) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کُہنی یا (پاؤں کے) گٹّے تک لاکر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنّت یہی ہے کہ ناخن سے کُہنیوں یا گِٹّوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی کہنی یا گِٹّے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنّت نہیں)

قول جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امامِ شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ''سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔'' [1]

مدینہ

[1] از افادات: فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اوّل ص ۷۶۵ تا ۷۷۰ رضا فاؤنڈیشن

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

"یا ربّ اِسراف سے بچا" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے اِسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

۱ **آج** تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شُروع کیجئے۔

۲ **غور و فکر** کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن ہو جائے کہ وُضو اور غسل بھی سنّت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خَرْچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

۳ **وُضو** کرتے وقت نل اِحتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکِنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

۴ **نل** کے مقابلے میں لوٹے سے وُضو کرنے میں پانی کم خَرْچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارہ نہیں تو مُمکِنہ صورت میں یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ جن جن اَعْضاء میں آسانی ہو وہ

لوٹے سے دھولے۔ نل سے وُضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اِسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہیے۔

٥ **مِسواک**، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صَفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مَسْح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔

٦ **بِالخُصُوص** سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گَرم پانی کے حُصول کی خاطر پائپ میں جَمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہادینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔

٧ **ہاتھ** یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خَرچ کیجئے۔ مَثَلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلّو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زِیادہ خَرچ ہوسکتا ہے۔

استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پانی میں رکھ دینے سے صابون گُھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گُھل جاتا ہے۔

پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لے لیجئے۔

پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت اِس قدر زِیادہ غیر ضَروری پانی بہانے کا آج کل رَواج ہے کہ حُسّاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!!! اے کاش!

دل میں اُتر جائے مری بات

اکثر گھروں میں خوامخواہ دن رات بتّیاں جلتی اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بتّیاں اور پنکھے وغیرہ بند کر دینے کی

عادت بنایئے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

استنجاء خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلود ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C. کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ "فلش ٹینک" سے صفائی میں پانی بہت زیادہ صَرف ہوتا ہے۔

نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارِس کے نل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی

بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

مسئلہ کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔

یارب مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت باوضو رہنا نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو اور سَائنس

- وضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام 67
- وضو اور ہائی بلڈ پریشر 69
- قوتِ حافظہ کیلئے 72
- منہ کے چھالے کا علاج 73
- ٹوتھ برش کے نقصانات 73
- ہاتھ دھونے کی حکمتیں 77
- اندھا پن سے تحفظ 82
- پاگلوں کا ڈاکٹر 84
- انسان چاند پر 87
- نور کا کھلونا 89
- باطنی وضو 94
- سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں 95

ورق الٹئے۔۔۔

٧٨٦

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

وُضو اور سائنس (تخریج شدہ)

اس رسالے میں ملاحظہ فرمایئے۔

وُضو اور ہائی بلڈ پریشر

قوت حافظہ کیلئے

منہ کے چھالے

ٹوتھ برش کے نقصانات

اندھاپن سے تحفُّظ

باطنی وُضو

ورق الٹیئے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وضو اور سائنس[1]

صرف 32 صفحات پر مبنی یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ وُضُو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مُسند ابی یعلی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

---

[1] یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے طُلَباء کے دوروزہ اجتماع (محرم الحرام ۱۴۲۱ھ) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔ ۔عبید الرضا ابن عطار

وُضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے، میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالِبِ عِلْم کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومت رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسْح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عَرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا، **"اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تحفُّظ حاصِل ہوجاتا ہے"**۔ یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسْح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

مغربی جرمنی کا سیمینار

مغربی ممالک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا ''مایوسی (DEPRESSION) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔'' ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکِشاف کیا کہ ''میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتراف کرتا ہے، **مسلمانوں**

میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

وُضُو اور ھائی بلڈپریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے وُثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہِر نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے "**نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضُو ہے۔**" مغرِبی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضُو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضُو اور فالِج

وُضُو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطّلع ہو جاتا

ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِسکے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب **فالج** کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

مِسواک کا قَدْردان

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضو میں مُتَعَدِّد سُنّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخزَنِ حکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضُو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے، ''سوئیزرلینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تُحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہوکر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایکدم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو اِنچ کا چھوٹا سا **مسواک** کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستعمال کر رہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کہ ڈینٹِسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اِس **مِسواک** کا اِستعمال شروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ ہوگیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مرض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مِسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مِسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رَہ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

قُوّتِ حافِظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مِسواک میں بیشمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتَعَدِّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔

حاشِیَۃُ الطَّحطاوِی میں ہے:

"مِسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دردِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سُکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعدہ دُرُست اور کھانا ہَضم ہوتا ہے، عَقل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔" (ملخصًا حاشِیۃُ الطَّحطاوی ص ٦٨)

مِسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اپنے مبارک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے"۔ (صحیح مسلم شریف ج۱ ص۱۲۸ افغانستان)

(۲) جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔(ابو داؤد ج۱ ص۳۶ حدیث ۵۷ دارِ احیاء التراث العربی) (۳) تم مِسواک کو لازِم پکڑلو کہ یہ مُنہ کو پاک کرنے والی اور ربّ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مُسند امام احمد ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دارالفکر بیروت)

مُنہ کے چھالے کا عِلاج

اَطِبّاء کا کہنا ہے، ''بعض اَوقات گرمی اور مِعدہ کی تیز ابیّت سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔اِس کیلئے منہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کے لُعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔''

ٹوتھ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق ''80 فیصد امراض مِعدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔''عُموماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے

مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے پھر مِعدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ''ٹُوتھ برش'' مِسواک کا نِعْمُ الْبَدَل نہیں۔ بلکہ ماہِرین نے اِعتِراف کیا ہے:۔ (۱) جب برش کو ایک بار اِستِعمال کرلیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تِہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وَہیں نَشو ونُما پاتے رَہتے ہیں۔ (۲) برش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرَتی چمکیلی تِہ اُتر جاتی ہے (۳) برش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہِستہ آہِستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلاء (GAP) پیدا ہوجاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اِس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جَنَم لیتے ہیں۔ اِس سے نظر کمزور ہوجاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہوجاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ھے؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے

مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مِسواک اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ ''رسمِ مِسواک'' ادا کرتے ہیں۔

''مسواک کرنا سنّت ھے'' کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت سے مِسواک کے 14 مَدَنی پھول

(۱) مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو (۲) مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے (۳) اس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمِیان خَلاء (GAP) کا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

باعِث بنتے ہیں (٤) مِسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرْم کر لیجئے (۵) اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے (٦) دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے (۷) جب بھی مِسواک کرنا ہو کم از کم تین ۳ بار کیجئے (۸) ہر بار دھو لیجئے (۹) مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین ۳ اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو (۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے (۱۱) چِت لیٹ کر مِسواک کرنے سے تِلّی بڑھ جانے اور (۱۲) مُٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے (۱۳) مِسواک وُضُو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۱ ص ۲۲۳ رضا فائونڈیشن) (١٤) مُستَعمَل (یعنی

استعمال شُدہ) مِسواک کے رَیشے نیز جب یہ نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا سَمُندر میں ڈال دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص 17تا18 کا مُطالعہ فرمالیجئے)

ہاتھ دھونے کی حِکمتیں

وُضُو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حکمتیں مُلاحظہ ہوں۔ مُختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جلدی اَمراض میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں:۔ (۱) ہاتھوں کے گرمی دانے (۲) جلدی سوزِش (۳) ایگزیما (٤) پھپھُوندی کی بیماریاں (۵) جلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعائیں

(RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام مُتَحرِّک ہوجاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسْن پیدا ہوجاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جَراثیم سے پاک ہوجاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیْعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جاکر مُتَعَدِّد اَمراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیْعے لاتعداد مُہلِک جراثیم نیز غذا کے اَجزاء ہمارے منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ چُنانچِہ وُضُو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیْعے منہ کی بہترین صَفائی ہوجاتی ہے۔ اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان اَمراض کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے:۔ (۱) اَیڈز کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے (۲) مُنہ کے کَناروں کا پھٹنا (۳) منہ اور ہونٹوں کی داد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

قوبا(MONILIASIS) (٤) منہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سُنّت ہے۔ **اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے بَہُت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔**

ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جَراثیم، دُھوئیں اور گَرد و غُبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی تَری ہو اور جس کا دَرَجۂ حرارت نَوّے دَرَجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہوا فَراہم کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مَرطوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔ صَفائی اور دیگر سخت کام نَتھنوں کے بال سر اَنجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خُوردبین (MICROSCOPIC) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے

ذَرِیعے داخِل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے اِنگریزی میں LYSOZUIM کہتے ہیں، ناک اِس کے ذَرِیعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلحَمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندَرُونی غیر مَرئی رُوؤں کی کارکردَگی کو تقویّت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضُو کی بَرَکت سے ناک کے بیشمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **دائمی نَزلہ اور ناک کے زَخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل** (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) **بے حد مفید ہے۔**

چہرہ دھونے کی حِکمتیں

آج کل فَضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلُودَگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادّے سِیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ

پر جمتا رَہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی اَمراض سے دوچار ہو جائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صِحّت (EYE,WATER, HEALTH) اِس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔'' چِہرہ دھونے سے مُنہ پر کِیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہِرینِ حُسن وصحت اِس بات پر مُتّفِق ہیں کہ ہر طرح کے CREAM اور LOTION وغیرہ چِہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چِہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چِہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر ''بَیچر'' نے کیا خوب اِنکِشاف کیا ہے کہتی ہے، **''مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے اِنکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''** محکمۂ ماحولیات کے ماہِرین کا کہنا ہے، ''چِہرے کی اِلَرجی سے بچنے کیلئے اِس کو بار بار دھونا چاہئے''۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صِرف وُضُو کے

ذَرِیعے ہی مُمکِن ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مَساج ہو جاتا، خون کا دَوران چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چِہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

اندھا پن سے تَحَفُّظ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجُّہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رَطُوبتِ اَصلِیّہ یعنی اصلی تری کم یا خَتْم ہو جاتی اور مریض آہِستہ آہِستہ اندھا ہو جاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابِق اگر بَھنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مَرض سے تحفُّظ حاصِل ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بَھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارَک سجاتے ہیں وہ سُنیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے ''منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

خِلال (کی سنّت ادا کرنے کی بَرَکت) سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید **داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پٹھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔"**

کُہنیاں دھونے کی حکمتیں

کُہنی پر تین۳ بڑی رَگیں ہیں جن کا تَعَلُّق دِل، جِگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُمُوماً ڈھکا رَہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتَعَدِّد دِماغی اور اَعصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضُو میں کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویّت پہنچتی ہے** اور اس طرح اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راسْت اِنسان کا تعلُّق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ اِس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کَل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

مَسْح کی حکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبلُ الوَرِید'' یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز اور جسم کے تمام تَر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضُو کرنے والا گردن کا مَسْح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذَخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو تُوانائی حاصِل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے ''میں فرانس میں ایک جگہ وُضُو کر رہا تھا۔ ایک شَخْص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب وغریب سُوال پر میں چَونکا مگر میں نے کہہ دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا،

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وُضُو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تحقیق میرا مَشغَلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنَل جاتے ہیں اور اَعضاء کام کرتے ہیں ہمارا دِماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرنا) کر رہا ہے۔ اِس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دِماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (مُوصِل) بن کر ہمارے گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بُہت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پُشت کو خُشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (CONDUCTOR) میں خُشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشت کو دن میں دو چار بار ضَرور تَر کیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے

کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہو سکتے''۔ مزید یہ کہ **مَسح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔**

پاؤں دھونے کی حِکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصّہ سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گرد و غُبار اور جَراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لہٰذا وُضُو میں سنّت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی** (DEPRESSION) **جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

وُضُو کا بچا ہوا پانی

وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے میں شِفاء ہے۔ اِس سلسلے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے۔ (۱) اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے۔ (۲) اِس سے ناجائز شَہوت سے خَلاصی حاصِل ہوتی ہے (۳) جگر، مِعدہ اور مَثانے کی گرمی دُور ہوتی ہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں "کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُستَحَب ہے۔ (تبیین الحقائق ج۱ ص٤٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

اِنسان چاند پر

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! **وُضُو اور سائنس** کا موضُوع چل رہا تھا اور آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُجحان (رُج۔حان) ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس مُعاشَرے میں پائے جاتے ہیں جو اِنگریز مُحَقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ

بہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَر ٹکرا رہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلّم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلّم آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وَراءُ الوَراء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عُرس شریف کے موقع پر دارالعُلوم امجدِیہ عالمگیر روڈ بابُ المدینہ کراچی میں مُنعَقِد ہونے والے ایک مُشاعِرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ''مصرعِ طرح'' رکھا گیا تھا،

سَر وُہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرتِ صدرُ الشَّرِیعہ مُصَنِّفِ بہارِ شریعت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا المفتی محمد اَمجد علی اعظمی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مُفسِّرِ قرآن حضرتِ

علاّمہ عبدُ المصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس مُشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اُس کا ایک شِعر مُلاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی اِنسان گیا
عرشِ اعظم سے وَراء طیبہ کا سلطان گیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

یعنی صِرف دعویٰ کیا جارہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بَہُت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شَہَنْشاہِ زمین و آسمان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بَہُت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقل دَنگ ہے چَرْخ میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے تِرا مکان ہے

نور کا کِھلونا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ

کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تابعِ فرمان ہے۔ چُنانچِہ اَلْخَصائِصُ الکُبریٰ میں ہے، ''سلطانِ دُو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدُالمُطَّلِب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چُنانچِہ، ''میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم گَہوارے (یعنی پِنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُنگلی سے اِشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔'' سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سَجدے میں گرتا تھا۔''

(اَلخَصائِصُ الکُبریٰ ج۱ ص ۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیٰحضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں ؎

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں　　کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے ؎

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اِسلئے　　یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

مُعجِزۂ شَقُّ القَمَر

جب کُفّارِ مکّہ کو یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثر اَجرامِ فلکی (یعنی چاند سورج ستارے وغیرہ) پر نہیں ہوتا تو چُونکہ وہ اپنے زُعمِ باطِل میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادوگر سمجھتے تھے اِسلئے ایک روز جَمع ہو کر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور نِشانِ نُبُوَّت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر آپ سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایئے۔ فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو اور اپنی اُنگلی سے چاند کی طرف اِشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا، گواہ رہو!

انہوں نے کہا، محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہماری نظر بندی کردی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃ القمر کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ (پ ۲۷ القمر ۱، ۲)

ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ قریب آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج۸ ص ۱۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اِشارے سے چاند چیر دیا، چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصر کیا، یہ تاب وتُواں تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضو کے طِبّی فوائد سُن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فنِ طِب ظَنِّیّات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے اَحکامات اَٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرف وصِرف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہئے۔ لہٰذا اِس لئے وُضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تا کہ بھوک کے فوائِد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اِسلئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا۔ یا دینی مُطالَعہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اِس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے

ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اس کے فوائد بھی حاصِل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے وُضُو بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہی کرنا چاہئے۔

باطِنی وُضو

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ الْعُلُوم میں فرماتے ہیں ''جب وُضُو سے فارِغ ہو کر نَماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہو تو غور کرے کہ جسم کے وہ حصّے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہِری پاکیزگی تو حاصِل کر لی ہے اب دل جو کہ ربّ تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بِغیر اللہ تعالیٰ سے مُناجات کرنے میں حَیاء کرنی چاہئے، دل کی طَہارت توبہ کرنے اور بُری عادَتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اور اچھے اَخلاق اپنانا زِیادہ بہتر ہے۔ ظاہِری پاکی حاصِل کر کے باطِنی طَہارت سے محروم رہنے والے کی

مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کو اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہَری حصّے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصّے کی صَفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے گندگیوں سے لِتھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص اِنعام و اکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصّے اور ناراضگی کا مُستحق ہے''۔

(اِحیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّت سائنسی تحقیق کی مُحتاج نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتّباعِ سائنس نہیں اِتّباعِ سنّت ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یُورپین ماہِرین برسہا برس کی عَرَق رَیزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مُسکراتی نور برساتی سُنّتِ مُصطفوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سَیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے

عیش و عشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّر نہیں آئے گی، سُکونِ قَلْب صِرف وصرف یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ملے گا۔ دل کا چَین عشقِ سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات T.V. اور V.C.R اور INTER NET کے رُوبرُو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی نصیب ہوں گی۔ **اگر آپ واقِعی میں دُونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔** ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

غُسل کا طریقہ

- انوکھی سزا 98
- مستوارات کیلئے 6 احتیاطیں 106
- غُسل فرض ہونے کے 5 اَسباب 107
- مُشت زَنی کا عذاب 111
- فوارے کے احتیاطیں 113
- W.C کا رخ درست کیجئے 114
- ایک غُسل میں مختلف نیتیں 116
- بارش میں غسل 116
- غُسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟ 118
- بچہ کب بالغ ہوتا ہے 124
- کتابیں رکھنے کی ترتیب 124
- تیمم کا طریقہ (حَنَفی) 128

وَرَق الٹئے ۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

غُسل کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں۔۔۔۔

مصلے پر کعبۃ اللہ کی تصویر۔۔

انوکھی سزا۔۔۔۔

تمیّم کا طریقہ۔۔۔

بارش میں غسل۔۔

مُشت زنی کا عذاب۔۔

ورق الٹیے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غسل کا طریقہ (حنفی)

فہرس آخری صفحہ پر دیکھئے۔

یہ رِسالہ (40 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے ، قوی اِمکان ھے کہ کئی غَلَطِیاں آپکے سامنے آجائیں۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، ''مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی سزا

حضرتِ سیِّدُ ناجُنَیدِ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں اِبنُ الکُرَیبی

[1] مُسندِ ابی یعلیٰ ج۵ ص۴۵۸ رقم الحدیث ۶۳۸۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت

علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے اِحتِلام ہو گیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کرلوں۔ چُونکہ سخت سردی کی رات تھی نفس نے سُستی کی اور مشورہ دیا، ''ابھی کافی رات باقی ہے اِتنی جلدی بھی کیا ہے! صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔'' میں نے فوراً نَفْس کو **انوکھی سزا** دینے کیلئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن ہی پر خشک کروں گا۔ چُنانچِہ میں نے ایسا ہی کیا واقِعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نَفْس کی یہی سزا ہے۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۲ کُتُب خانہ علمی ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ اپنے نَفْس کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے۔ اس سے وہ اسلامی بھائی دَرْس حاصل کریں جو رات کو اِحتِلام ہو جانے کی صورت میں آخِرت کی خوفناک شَرْم کو بُھلا کر مَحْض گھر والوں سے شرما کر یا غُسل کے مُعامَلے میں سستی کر کے، نَمازِ فَجْر کی جماعت ضائع بلکہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ نَماز تک قضا کر ڈالتے

ہیں! جب کبھی غسل فرض ہو جائے تو نماز کا وقت آجانے پر فوراً غسل کر لینا چاہیئے حدیث پاک میں آتا ہے "فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا اور جُنب (یعنی جس پر جماع یا اِحتلام یا شہوت کے ساتھ مَنی خارج ہونے کی وجہ سے غُسل فرض ہو گیا ہو) ہو۔"

(سُنَن ابی داوٗد ج ۱ ص ۳۴)

غُسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زبان ہلائے دل میں اِس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے ۲ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جِسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا سا وُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غُسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَرمیان صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر ۳ تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر ۳ تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر ۳ تین بار، پھر غسل کی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جگہ سے الگ ہو جایئے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نَہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مَرد اپنا سِتر (ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت) کسی موٹے کپڑے سے چُھپا لے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زِیادہ اِحتِیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غُسل کسی قسم کی گُفتگو مت کیجئے، کوئی دعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔ (عامۂ کتبِ فقہِ حنفی)

غُسل کے تین فرائض

(۱) کُلّی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

(۱) کُلّی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پَچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔

(خُلاصۃُ الفتاوٰی ج۱ ص ۲۱)

اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھِڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلْق کے کنارے تک پانی بہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۲۵۴) روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضَروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱ ص ۴۴۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور) غسل سے قبل دانتوں میں رَیشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نَماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے۔ پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۶) جو ہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۵۳) جس طرح کی ایک کُلّی غسل کیلئے فرض ہے اِسی طرح کی تین ۳ کُلّیاں وُضو کیلئے سنّت ہیں۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سَخت ہڈّی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔(خُلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۲۱) اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر اِحتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱٤)

"صلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یا رسولَ اللّٰہ" کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی 21 احتیاطیں

(۱) اگر مَرْد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فَرْض ہے اور (۲) عورت پر صِرف جڑ تَر کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) (۳) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں (٤) بَھنوؤں، مُونچھوں اور داڑھی کے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (۵) کان کا ہر پُرزہ اور اس کے سُوراخ کا منہ دھوئیں (۶) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں (۷) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بغیر نہ دُھلے گا (۸) ہاتھوں کو اچھی طرح اُٹھا کر بغلیں دھوئیں (۹) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۱۰) پیٹھ کا ہر ذرّہ دھوئیں (۱۱) پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں (۱۲) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں (۱۳) جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں (۱۴) ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں (۱۵) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں (۱۶) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۷) رانوں کی گولائی اور (۱۸) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں (۱۹) ذَکَر و اُنثَیَین (فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک اور (۲۰) اُنثَیَین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

(مُلَخّص از: بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴)

مَستُورات کیلئے 6 احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پِستان کو اُٹھا کر پانی بہائیں (۲) پِستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۳) فَرجِ خارِج (یعنی عورت کی شَرم گاہ کے باہَر کے حصّے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اُوپر نیچے خوب اِحتیاط سے دھوئیں (٤) فَرجِ داخِل (یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصّے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مُستَحَب ہے (۵) اگر حَیض یا نِفاس سے فارِغ ہو کر غُسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فَرجِ داخِل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۵) (٦) اگر نَیل پالِش ناخُنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

زَخم کی پٹّی

زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا دَرد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو

اُس پورے عُضْوْ پر مَسْح کر لیجئے۔ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسْح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکِن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زَخْم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکِن ہے یا کھولنا تو ممکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخْم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسْح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائیگا۔

(حاشیۃ الطحطاوی ومراقی الفلاح ص ۱۴۳)

غُسل فَرْض ہونے کے 5 اسباب

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْوْ سے نکلنا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴) (۲) اِحْتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳) (۳) شَرْمگاہ میں حَشَفہ (سُپاری) داخِل ہو جانا خواہ شَہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دونوں پر غسل فرض ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۷) (٤) حَیض سے فارِغ ہونا (ایضاً ص ۹۷) (۵) نِفاس (یعنی بچّہ جَننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارِغ ہونا۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

اکثر عورَتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچّہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازِمی طور پر ناپاک رَہتی ہے یہ بات بِالکُل غَلَط ہے۔ برائے کرم! نِفاس کی ضَروری وَضاحت پڑھ لیجئے:۔

نِفاس کی ضَروری وَضاحت

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اُس کو نِفاس کہتے ہیں اسکی زِیادہ سے زِیادہ مدّت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غُسل کرلے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچّہ کی وِلادت کے بعد ایک مِنَٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کرلے اور نَماز و رَوزہ شُروع ہو گئے۔ اگر چالیس دن کے

اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شُروعِ وِلادت سے خَتمِ خون تک سب دن نِفاس ہی کے شُمار ہوں گے۔ مَثَلاً ولادت کے بعد دو۲ مِنَٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نَماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس۴۰ دن پورے ہونے میں فَقَط دو۲ مِنَٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چِلّہ یعنی مکمّل چالیس۴۰ دن نِفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نَمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دَوران فَرض و واجِب نَمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج٤ ص ٣٥٤ تا ٣٥٦ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

5 ضَروری اَحکام

۱ منی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وُضو بَہر حال ٹوٹ جائے گا۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص٩٦)

مسئلہ ۲ اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بِلا شَہوت اِس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائیگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸ مکتبۂ رضویہ)

مسئلہ ۳ اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵)

مسئلہ ۴ نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہوگئی مگر اب غسل فَرض ہوگیا۔

(فتح القدیر ج ۱ ص ۵٤)

مسئلہ ۵ اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو مَلعون کہا گیا ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹٦) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بار ہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رَہتا۔

مُشت زَنی کا عذاب

سرکارِ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں عَرض کیا گیا، ایک شخص مَجلُوق (مُشت زنی کرنے والا) ہے وہ اِس فِعل سے نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اِس کا کیا حَشر ہوگا اور اُس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشادِ اعلیٰحضرت: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اِصرار کے سبب مُرتَکِبِ کبیرہ ہے، فاسِق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مُشت زَنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گابھن (یعنی حامِلہ) اُٹھیں گی جس سے مَجمعِ اعظم میں اُن کی رُسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرماتا ہے جسے چاہے، اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے چاہئے کہ لاحَول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اِس حَرکت کی طرف بلائے تو فوراً دل سے مُتَوَجِّہ بخدا عَزَّوَجَلَّ ہوکر لاحَول پڑھے۔ نَمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نَمازِ صُبح

کے بعد بِلا ناغہ سُورۂ اِخلاص شریف کا وِرْد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم [1]

(شَجَرۂ عطّاریہ ص ۱۶ پر ہے ہر صُبح سورۂ اِخلاص گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) [2]

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مَثَلاً دریا، یا نَہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعْضاء کو تین[۳] بار حَرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اَعْضاء کو تین[۳] بار حَرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث (تَثْ۔لِی۔ث) یعنی تین[۳] بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۴۴ [2] حَلَق کے ہوشرُبا نقصانات کی تفصیلی معلومات کیلئے سگِ مدینہ عفی عنہ کا صرف 18 صفحات کا رسالہ "امرد پسندی کی تباہ کاریاں" پڑھ لیجئے۔

دیر اس میں عُضْوْ کو رَہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۳۲۰) وُضُو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فَوّارہ جاری پانی کے حُکْم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فَوّارے (یا نَل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لھٰذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وُضو اور غسل کرتے وقْت کی مُدّت تک ٹھہرا تو تَثْلِیْث کی سنّت ادا ہو جائے گی چُنانچِہ دُرِّمختار میں ہے، ''اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارِش میں وُضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنّت ادا کی۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۱ ص ۲۹۱)

یاد رہے غسل یا وُضو میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فَوّارے کی اِحْتِیاطیں

اگر آپ کے حمّام میں فَوّارہ (SHOWER) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ

لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کر کے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ کیوں کہ یہ مکروہِ تنزیہی ہے اِستنجا خانے میں زیادہ اِحتیاط فرمایئے۔ کیوں کہ یہ مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ 45 دَرَجے کے زاوِیے کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا یہ احتیاط بھی ضَروری ہے کہ 45 ڈِگری کے زاوِیے کے باہَر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقِف ہیں۔

W.C. کا رُخ دُرست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (W.C.) اور فوّارے کا رُخ پَرکار یا کسی آلے کے ذَرِیعے معلوم کر کے دیکھ لیجئے اگر غَلَط ہو تو اس کی اِصلاح فرمالیجئے۔

زِیادہ احتیاط اِس میں ہے کہ W.C. قبلہ سے 90 کے دَرَجے پر یعنی نَماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ معمار عُموماً تعمیراتی سَہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آدابِ قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے

بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہیے۔

ع کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

کب کب غُسل کرنا سنّت ہے

جُمُعہ، عیدُ الفِطر، بَقرعید، عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذُوالحجّۃُالحرام)

اور اِحرام باندھتے وَقت نہانا سُنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)

کب کب غسل کرنا مستحب ہے

(۱) وُقوفِ عَرَفات (۲) وُقوفِ مُزدلِفہ (۳) حاضِریٔ حرم (٤) حاضِریٔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم (۵) طواف (٦) دُخولِ مِنیٰ (۷) جَمروں پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن (۸) شبِ بَراءَت (۹) شبِ قَدْر (۱۰) عَرَفہ کی رات (۱۱) مجلسِ میلاد شریف (۱۲) دیگر مجالسِ خیر کیلئے (۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد

(۱٤) مجنون کو جُنُون جانے کے بعد (۱۵) غَشی سے اِفاقہ کے بعد (۱٦) نشہ جاتے رہنے کے بعد (۱۷) گناہ سے توبہ کرنے (۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے (۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے (۲۰) اِستحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد (۲۱) نَمازِ کُسُوف وخُسُوف (۲۲) نَمازِ اِستِسقاء کیلئے (۲۳) خوف وتاریکی اور سخت آندھی کیلئے (۲٤) بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ٤۱)

ایک غُسل میں مختلِف نیّتیں

جس پر چند غسل ہوں مَثَلاً اِحتِلام بھی ہُوا، عید بھی ہے اور جُمعہ کا دن بھی، تو تینوں[۳] کی نیّت کر کے ایک غُسل کرلیا، سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۳٤۱)

بارِش میں غسل

لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۳

ص ۳۰۶) بارِش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چِپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس تنگ ہو یا زَور سے ہوا چلی یا بارش یا ساحِلِ سمندر یا نَہر وغیرہ میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نَہائے اور کپڑا اِس طرح چِپک جائے کہ سِتْر کے کسی کامِل عُضْو مَثَلاً ران کی مکمَّل گولائی کی ہَیئت (اُبھار) ظاہِر ہو جائے ایسی صورت میں اُس عُضْو (مخصوص) کی طرف دوسرے کا نظر کرنے کی اجازت نہیں۔ یہی حُکْم تنگ لباس والے کے سِتْر کے اُبھرے ہوئے عُضْوِ کامِل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وقت خوب اِحتیاط

حمّام میں تنہا ننگے نَہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چِپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چَشْم وغیرہ ہو اور یہ گُمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے۔ اور سر کے ہر حصّے پر بِھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صِحّت سر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضَروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۶ مدینۃُ المرشد بریلی شریف)

بالٹی سے نَہاتے وقت اِحْتِیاط

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تِپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استِعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گِرہ

بال میں گِرہ پڑ جائے تو غُسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضَروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

"قرآن مقدّس ھے" کے دَس حُروف کی نسبت سے ناپاکی کی حالت میں قرآنِ پاک پڑھنے یا چُھونے کے 10 آداب

۱ جس پر غُسل فرض ہو اُس کو مسجِد میں جانا، طَواف کرنا، قرآنِ پاک چُھونا، بے چُھوئے زَبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چُھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنّت) ایسا تعویذ چُھونا، ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جس پر آیت یا حُروفِ مُقطّعات لکھے ہوں حرام ہے۔

(الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۴۳) (موم جامے والے یا پلاسٹک میں

لپیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سِلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مُضائقہ نہیں۔)

۲ اگر قرآنِ پاک جُزدان میں ہو تو بے وُضو یا بے غُسل جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں۔ (الھدایۃ معہ فتحُ القدیر ج۱ ص۱۴۹)

۳ اِسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رُومال وغیرہ سے قرآنِ پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآنِ پاک کے۔ (ماخوذ از ردالمحتار ج۱ ص۲۴۸)

۴ کُرتے کی آستین، دوپٹّے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآنِ پاک کو چُھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص۵۳۷، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

۵ قرآنِ پاک کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرُّک کیلئے مَثَلاً

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یا ادائے شکر کیلئے الحمدُلِلّٰہ ربِّ العٰلمین یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن یا ثَنَاء کی نیّت سے پوری سورۃُ الفاتِحہ یا آیۃُ الکُرسی یا سورۃُ الْحَشْر کی آخری تین آیات پڑھیں اور ان سب سُورَتوں میں قرآن پڑھنے کی نیّت نہ ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۳۸)

مسئلہ ۶ تینوں قُل بلا لفظِ قُل بہ نیّتِ ثناء پڑھ سکتے ہیں۔ لفظِ قُل کیساتھ ثناء کی نیّت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اِس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتَعَیَّن ہے، نیّت کو کچھ دَخل نہیں۔ (بہارِ شریعت حِصّہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

مسئلہ ۷ بے وُضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔ بغیر چُھوئے زَبانی یا دیکھ کر پڑھنے میں مُضایقہ نہیں۔ (ردالمحتار ج۱ ص ۳۵۲، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ ۸ جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیتِ قُرآنی لکھی ہو بے وُضو اور بے غُسل

کو اس کا چُھونا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱ ص۳۹)

مسئلہ اِس کا استِعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیّت شِفا اس میں پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳)

مسئلہ قرانِ پاک کا ترجَمہ فارسی یا اُردُو یا کسی دوسری زَبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چُھونے میں قُرانِ پاک ہی کا سا حُکم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۳۹)

بے وُضُو دینی کتابیں چُھونا

بے وُضُو یا وہ جس پر غُسل فرض ہو ان کو فِقہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چُھونا مَکرُوہِ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۳۹) اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُضایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرانی یا اس کے تَرجَمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ الرشد بریلی شریف)

بے وُضو اسلامی کتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات و رسائل چُھونے والے بھی اِحتیاط فرمایا کریں کہ عُموماً ان میں آیات و تَرجَمے شامل ہوتے ہیں۔

ناپاکی کی حالت میں دُرُود شریف پڑھنا

۱ جن پر غُسل فرض ہو اُن کو دُرُود شریف اور دُعائیں پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۴۳)

۲ اذان کا جواب دینا اُنکو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

اُنگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو ؟

پکانے والے کے ناخُن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخُن میں سیاہی کا جرم، عام لوگوں کیلئے مکّھی، مچھر کی بیٹ لگی ہوئی رَہ گئی اور توجُّہ نہ رہی تو غُسل ہو جائیگا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۱۶) ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضَروری ہے پہلے جو نَماز پڑھی وہ ہو گئی۔ (جَدُّالممتار ج ۱ ص ۱۱۱)

بچہ کب بالِغ ہوتا ہے

لڑکے کو بارہ (۱۲) سے پندرہ (۱۵) سال کی عُمر کے دَوران اور لڑکی کو نو (۹) سے پندرہ (۱۵) سال کی عُمر کے دَوران جب پہلی بار اِحتِلام ہوا بالِغ ہو گئے۔ اب ان پر اَحکامِ شریعت کی پابندی عائِد ہو گئی۔ لہٰذا اِحتِلام کے ذَرِیعے بالِغ ہونے کی صورت میں ان پر غسل فرض ہو گیا۔ اور اگر کوئی علامت بُلوغ کی نہ پائی گئی تو دونوں ہجری سن (۷) کے حِساب سے پورے پندرہ (۱۵) سال کی عمر کے جب ہوں گے تو بالِغ مانے جائیں گے۔ (اللباب فی شرح الکتاب ج۲ ص۱۶)

کتابیں رکھنے کی ترتیب

۱ قرآنِ پاک سب کِتابوں کے اوپر رکھئے پھر تفسیر پھر حدیث پھر فقہ پھر دیگر اسلامی کتابیں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۳۵۴)

۲ کِتاب پر کوئی دوسری چیز یہاں تک کہ قلم بھی مت رکھئے بلکہ جس صندوق میں کتاب ہو اُس پر بھی کوئی چیز نہ رکھئے۔

اَوراق میں پُڑیا باندھنا

مسئلہ ۱ مسائلِ یادِ دینیات کے اَوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان یا بچھونے پر اَشعار یا کسی بھی زَبان میں عبارات (جیسا کہ کمپنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں انکا استِعمال مَنع ہے۔

(ماخوذ از : الدرالمختار معه ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۵ ـ ۳۵۶)

مسئلہ ۲ ہر زَبان کے حُروفِ تَہَجّی کا ادب کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۶۰۷)

(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''فیضانِ بسم اللہ'' ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مُطالعہ فرمالیجئے۔)

مسئلہ ۳ مُصلّے کے کونے میں عُموماً کمپنی کے نام کی چِٹ سِلائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

مُصلّے پر کعبۃُ اللہ شریف کی تصویر

ایسے مُصلّے جن پر کعبۃُ اللہ شریف یا گنبدِ خضرا بنا ہوا ہو ان کو نَماز میں

استعمال کرنے سے مقدّس شبیہہ پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا اِمکان رَہتا ہے لہٰذا نماز میں ایسے مُصلّے کا استعمال کرنا مناسِب نہیں۔ (فتاوٰی اہلسنّت)

وَسوَسوں کا ایک سبب

غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم علیہ افضل الصلوٰۃِ وَالتّسلیم نے اِس سے مَنع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا، ''بیشک عُموماً اس سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں''۔

(جامعِ ترمذی ج۱ ص ۵)

تَیَمُّم کا بیان

تَیَمُّم کے فرائض

تَیَمُّم میں تین فرض ہیں (۱) نِیّت (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا، (۳)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۳) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مَسْح کرنا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

"تَیَمُّم سیکھ لو" کے دس حُروف کی نسبت سے تَیَمُّم کی 10 سُنّتیں

(۱) بسم اللہ شریف کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) زمین پر ہاتھ مار کر لَوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) (٤) اُنگلیاں کُھلی ہوئی رکھنا (۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ اِحتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو (٦) پہلے مُنہ پھر ہاتھوں کا مَسْح کرنا (۷) دونوں کا مَسْح پے در پے ہونا (۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مَسْح کرنا (۹) داڑھی کا خِلال کرنا (۱۰) اُنگلیوں کا خِلال کرنا جبکہ غُبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غُبار نہ پہنچا ہو مَثَلاً پتّھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غُبار نہ ہو تو خِلال فرض ہے خِلال کیلئے

دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ٦٧ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

تَیَمُّم کا طریقہ (حنفی)

تَیَمُّم کی نیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نَماز جائز ہونے کے لئے تَیَمُّم کرتا ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلاً پتھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زِیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسْح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لیکر کُہنیوں سَمیت مَسْح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور اُنگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پُشت کا مَسْح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مَسْح کیجئے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۲۷)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مَسْح کرلیا اور پورے عُضْو کا مَسْح بھی ہوگیا تب بھی تَیَمُّم ہوگیا، چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائیں یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے جائیں مگر پہلی صورت (یعنی کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لے جانا) سُنّت کے خِلاف ہے۔ تَیَمُّم میں سَر اور پاؤں کا مَسْح نہیں ہے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۶)

"میرے اعلیٰحضرت کی پچّیسویں شریف" کے پچّیس حُروف کی نسبت سے تَیَمُّم کے 25 مَدَنی پھول

۱ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنْس (یعنی قِسم) سے ہے اِس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا،

سُرمہ، گندھک، پتھر، زَبَرجد، فیروزہ، عَقیق، وغیرہ جواہر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ (البحر الرائق ج۱ ص۲۵۶)

مسئلہ ۲ پکّی اینٹ، چینی یا مٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرْم (یعنی جِسْم یا تہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مَثَلاً کانچ کا جِرْم ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۲۷)

مسئلہ ۳ جس مٹّی، پتھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرْف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج۱ ص ۴۳۵) زمین، دیوار اور وہ گَرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر خَتْم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۴ یہ شک کہ کبھی نَجِس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گَرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے اُنگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

مسئلہ ۶ چُونا، مٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جِنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۷ جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قُدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تیمُّم کرے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

مسئلہ ۸ ایسی بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجرِبہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ٤٤١)

مسئلہ ۹ **اگر** سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مَسْح کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ ۱۰ **جہاں** چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

مسئلہ ۱۱ **اگر** اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضُو کیلئے کافی ہے تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ ۱۲ **اتنی** سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تَیَمُّم جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

مسئلہ ۱۳ **قیدی** کو قید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لے بعد میں اِعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نَماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اِعادہ کرے۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۴ اگر یہ گُمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافِلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا (یا ٹرین چُھوٹ جائیگی) تو تیمُّم جائز ہے۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۵ مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہوگیا تو جہاں تھا وَہیں فوراً تَیَمُّم کرلے یہی اَحْوَط (یعنی اِحتیاط کے زِیادہ قریب) ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۳ ص ۴۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہَر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۲۸)

مسئلہ ۱۶ وَقْت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہو جائیگی تو تَیَمُّم کرکے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کرکے نَماز کا اِعادہ کرنا لازِم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۳ ص۳۰۷)

مسئلہ ۱۷ عورَت حیض و نِفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۴ مدینۃُ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ ۱۸ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مِٹّی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حَرَکاتِ

نَماز بلا نیّتِ نَماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ٦٥) مگر پاک پانی یا مٹّی پر قادر ہونے پر وُضو یا تیمّم کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

۱۹ وُضو اور غسل دونوں کے تَیَمُّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ٦٥)

۲۰ جس پر غُسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو تَیَمُّم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیّت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صِرف غسل یا وُضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

۲۱ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے اُن سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲٤۹ ادارۃ القرآن)

۲۲ عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مَسْح نہیں ہو سکے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ٦٦)

مسئلہ ۲۳ **ہونٹوں** کا وہ حصّہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اِس پر مَسْح ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبالیا کہ کچھ حِصّہ مَسْح ہونے سے رَہ گیا تو تَیَمُّم نہیں ہوگا۔ اِسی طرح زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ٦٦)

مسئلہ ۲۴ **انگوٹھی**، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کران کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۲۰) اسلامی بہنیں بھی چُوڑیاں وغیرہ ہٹا کراُن کے نیچے مَسْح کریں۔ تَیَمُّم کی اِحتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ ۲۵ **بیمار** یا بے دست و پا خود تَیَمُّم نہیں کرسکتا تو کوئی دوسرا کروادے اِس میں تَیَمُّم کروانے والے کی نیّت کا اِعتبار نہیں، جس کو تَیَمُّم کروایا جارہا ہے اُس کو نیّت کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲٦)

مَدَنی مشورہ: وُضو کے اَحکام سیکھنے کیلئے میرا رِسالہ ''وضو کا طریقہ''

اور نَماز کے اَحکام سیکھنے کیلئے رِسالہ ''نَماز کا طریقہ'' کا مُطالَعہ مُفید ہے۔

یارَبِّ مصطفےٰ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں بار بار غسل کے مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنّتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

طالبِ غمِ مدینہ

وبقیع و مغفِرت

۱۹ رجبُ المرجّب ۱۴۲۶ھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے۔ گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ اذان

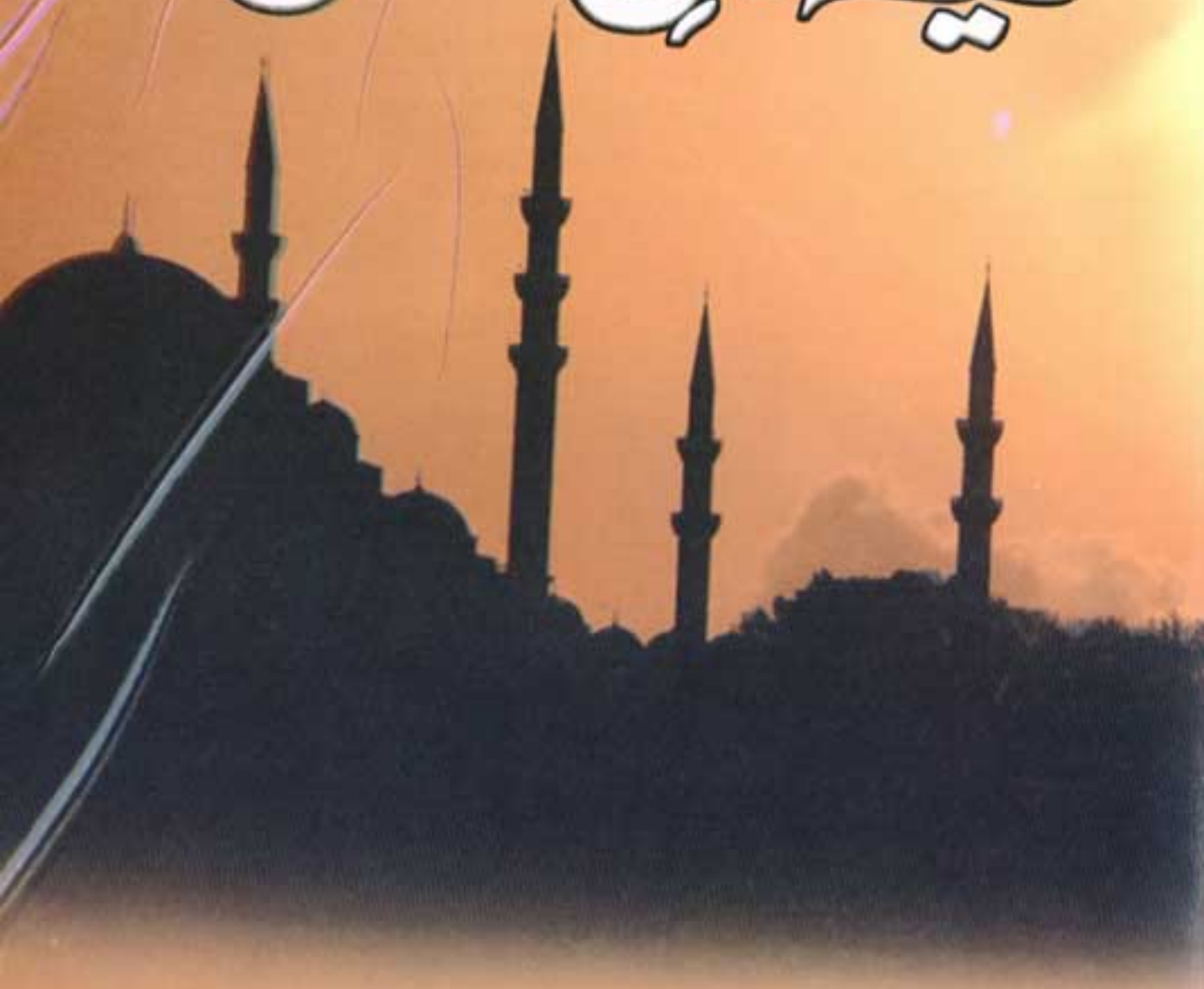

- قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے 139
- موتی کے گنبد 139
- گزشتہ گناہ معاف 140
- مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں 140
- 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمایئے 141
- اذان کا جواب دینے والا جنتی ہوگیا 143
- اذان واقامت کے جواب کا طریقہ 144
- اِقامت کے 7 مَدَنی پھول 153
- سو شہیدوں کا ثواب کمایئے 157
- اذان کی دُعا 165
- ایمانِ مُفَصَّل/ایمانِ مُجمَل 166
- 6 کلمے 167

ورق الٹئے۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

فیضانِ اذان

اس رسالے میں۔۔۔۔

قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

ایمان مُفصّل، ایمان مُجمل، چھ کلمے

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

سو شہیدوں کا ثواب کمایئے

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمایئے

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا

ورق الٹیئے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ اذان

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے۔قَوی امکان ہے کہ آپکی کئی غَلَطیاں سامنے آجائیں۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صاحبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ''جس نے قرانِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ عزوجل سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا''۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] تفسیر دُرِّ منثور ج۸ ص۶۹۸ بیروت

''اذان'' کے چار حُرُوف کی نِسبت سے اذان کے فضائل پر مُشتمِل 4 رِوایات

(۱) قَبْر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ''ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے''۔

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج ا ص ۱۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) موتی کے گُنْبد

رَحْمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے، میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنْبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرْض کی، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اُمّت کے مُؤَذِّنوں اور اماموں کیلئے۔

(کنز العُمّال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۸۹۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۳) گُزَشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نَمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نَمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (کنزالعُمّال ج۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۹۰۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(٤) مچھلیاں بھی اِستِغفار کرتی ہیں

منقول ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفِرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی ۔مُؤَذِّن جس وقت اذان کہتا ہے فِرِشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارِغ ہو جاتا ہے تو فِرِشتے قِیامت تک اُس کیلئے مغفِرت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مُؤَذِّنی کی حالت میں مر جاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مُؤَذِّن نَزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی

اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رَہتا ہے۔

(ملخّص از تفسیرِ سورۂ یوسُف لِلغزالی مترجَم ص ۲۱ مرکزالاولیاء لاھور)

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسَلَّم نے ایکبار فرمایا، ''اے عورَتو! جب تم بِلال کو اذان و اِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کَلِمہ کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔'' خواتین نے یہ سُن کر عَرض کی، یہ تو عورَتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ''مردوں کیلئے دُگنا۔'' (کنزالعُمّال ج۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قَدر آسان

فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں **جوابِ اذان** کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے۔

"اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر" یہ دو کلمات ہیں اِسطرح پوری اذان میں **۱۵ کلمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو **۱۵ لاکھ** نیکیاں ملیں گی۔ **۱۵ ہزار** دَرَجات بُلند ہونگے اور **۱۵ ہزار** گناہ مُعاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ **فجر** کی اذان میں دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم ہے تو فجر کی اذان میں **۱۷ کلمات** ہوگئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ **لاکھ** نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ **الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ**

روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخِل کردیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے،

تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔

(مُلَخَّص از ابنِ عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دار الفکر، بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا
مگر اے عَفُوّ ترے عَفو کا تو حساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان واقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سَکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سَکتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکتہ کی مِقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکتہ کا تَرک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اِعادہ مُستَحَب ہے۔ (اَلدُّرُّ الْمُخْتَار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتَار ج۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو

چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اِسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسولُ اللّٰہ کہے یہ کہے:۔

صلَّی اللّٰہُ علیکَ یا رَسُولَ اللّٰہ ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یارسول اللہ ﷺ

(ردالمختار ج۱ ص ۲۹۳ مصطفےٰ البابی مصر)

جب دوبارہ کہے یہ کہے:۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ایضاً) یارسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ (ایضاً) اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی قُوّت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (اَیضاً)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار)

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لاحول بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلا لے:۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ (درمختار معہٗ ردالمحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷) ترجمہ: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ. (ایضاً ص ۸۳) ترجمہ: تُو سچا اور نیکوکار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔

اِقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کہے،

اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷) ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

"صَدَقے یا رسولَ اللّٰہ" کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ پانچوں فَرض نَمازیں ان میں جُمعہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وَقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گُنہگار ہونگے۔ (درمختار معہ رد المحتار ج۲ ص ۶۰)

مدینہ ۲ اگر کوئی شَخص شَہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (ایضاً ص ۶۲)

مدینہ ۳ اگر کوئی شخص شہر کے باہَر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پُہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۴)

مسئلہ ۴ **مسافر** نے اذان و اِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صِرف اِقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وَہیں موجود ہوں۔

(درمختار معہ درمختار ج۲ ص ۷۸)

مسئلہ ۵ **وقت** شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دَورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۴) **مُؤَذِّن** صاحِبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ **نِظامُ الْاَوقات** دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُؤَذِّن صاحِبان وقت سے پہلے ہی اذان شُروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحِبان اور اِنتِظامیہ کی خدمت میں بھی مَدَنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پر نظر رکھیں۔

مدینہ ۶ **خواتین** اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واقامت کہنا مکروہ ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج۱ ص ٤٨)

مدینہ ۷ **عورتوں** کو جماعت سے نماز ادا کرنا ناجائز ہے۔

(البحرالرائق ج۱ ص ٦١٤)

مدینہ ۸ **سمجھدار** بچہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ٥٤)

مدینہ ۹ **بے** وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ١٩٩/ فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ٥ ص ٣٧٣)

مدینہ ۱۰ **خُنثٰی**، فاسِق اگرچہ عالِم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غُسلا اور ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اِعادہ کیا جائے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ٧٥)

مدینہ ۱۱ **اگر** مُؤَذِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (اَیضاً ص٨٨/ عالمگیری ج۱ ص ٥٤)

مسئلہ ۱۲ **مسجد** کے باہر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج۱ ص ۵۵)

مسئلہ ۱۳ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سیدھی طرف منہ کر کے کہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح اُلٹی طرف منہ کر کے، اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچّے کے کان میں کہی۔ یہ پھرنا فقط مُنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ٦٦) بعض مُؤَذِّنین "صلٰوۃ" اور "فلاح" پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ غَلَط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کرلیا جائے اِس کے بعد لفظ "حَیَّ" کہنے کی اِبتِداء ہو۔

مسئلہ ۱۴ **فجر** کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا **مُستَحَب** ہے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ٦٧) اگر نہ کہا جب

بھی اذان ہو جائیگی۔ (قانونِ شریعت ص ٧٧)

"اَذانِ بلالی" کے نوحُروف کی نسبت سے جوابِ اذان کے 9 مَدَنی پھول

مدینہ ١ **اذانِ نماز** کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مَثَلاً بچّہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (رَدُّالمُحتار ج٢ ص ٨٢)

مدینہ ٢ **مُقتدیوں کو خُطبے** کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی اَحوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زَبان سے تَلَفُّظ اَصلاً نہ ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعاء کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج٨ ص ٣٣٠۔٣٠١)

مدینہ ٣ **اَذان** سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حُکم ہے۔ (عالمگیری ج١ ص ٥٧) جُنُب (یعنی جسے جماع یا اِحتِلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی

اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض و نِفاس والی عورت، خُطبہ سننے والے، نَمازِ جنازہ پڑھنے والے، جِماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۳)

مدینہ ۴ جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۸۶/ عالمگیری ج۱ ص ۵۷)

مدینہ ۵ اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اُٹھانا، رکھنا، چھوٹے بچّوں سے کھیلنا، اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

مدینہ ۶ جو اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اسکا مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مدینہ ۷ راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اُتنی دیر کھڑا

ہو جائے چُپ چاپ سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۷)

مدینہ ۸ **اگر** چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۸۲)

مدینہ ۹ **اگر** بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۸۱)

"یامصطفےٰ" کے سات حُروف کی نسبت سے اِقامت کے 7 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ **اِقامت** مسجِد میں امام کے عَین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عَین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مُناسِب ہے۔

(ملخّص از: فتاویٰ رضویہ ج۵ ص ۳۷۲)

مدینہ ۲ **اِقامت** اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنّت ہے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۶۸)

مدینہ ۳ **اِقامت** کا جواب دینا مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۷)

مدینہ ۴ **اِقامت** کے کلِمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سَکتہ نہ کریں۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۶۸)

مدینہ ۵ **اِقامت** میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں دائیں بائیں مُنہ پھیریں۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۶۶)

مدینہ ۶ **اِقامت** اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مُؤَذِّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۴)

مدینہ ۷ **اِقامت** کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر اِنتِظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (اَیضاً ص ۵۵)

"میرے غوث اعظم" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اذان دینے کے 11 مُستَحَب مواقِع

(۱) بچّے (۲) مغموم (۳) مِرگی والے (٤) غضبناک اور بدمزاج آدمی اور (۵) بدمزاج جانور کے کان میں (٦) لڑائی کی شدّت کے وقت (۷) آتش زَدَگی (آگ لگنے) کے وقت (۸) میّت دَفن کرنے کے بعد (۹) جِنّ کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جِنّ سُوار ہو) (۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ نیز (۱۱) وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُستَحَب ہے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۵۰)

مسجد میں اذان دینا خِلافِ سنّت ہے

آج کل اکثر مسجِد کے اندر ہی اذان دینے کا رَواج پڑ گیا ہے جو کہ خلافِ سنّت ہے۔ "عالمگیری" وغیرہ میں ہے اذان خارِجِ مسجِد میں کہی جائے

مسجد میں اذان نہ کہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص ۵۵) میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں "ایکبار بھی ثابت نہیں کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۵ ص ۲۱۴) سیِّدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربارِ الٰہی کی گستاخی و بے ادبی ہے۔ (اَیضاً ص ۴۱۱) صحنِ مسجد کے نیچے جہاں جُوتے اُتارے جاتے ہیں۔ وہ جگہ خارِجِ مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلُّف مطابِقِ سنّت ہے۔ (اَیضاً ص ۴۰۸) جُمعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خُطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے مِنبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خِلافِ سنّت ہے، جُمعہ کی اذانِ ثانی بھی

مسجِد کے باہَر دی جائے مگر مُؤَذِّن خطیب کے سامنے ہو۔

(فتح القدیر ج۲ ص۲۹)

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

اِحْیائے سُنّت (یعنی سنّت کو زندہ کرنا) عُلَما کا تو خاص فرضِ مَنْصَبی ہے اور جس مسلمان سے ممکِن ہو اُس کیلئے حُکْم عام ہے (کہ وہ سنّتیں زندہ کریں)، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم ازکم اپنی اپنی مساجِد میں (پانچوں نَمازوں کی اَذان اور جُمعہ کی دوسری اَذان مسجِد کے باہَر دینے کی) اس سُنَّت کو زندہ کریں اور سَو سَو ۱۰۰ ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب لیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فَرمان ہے:

''جو فَسادِ اُمّت کے وَقْت میری سنّت کو مضبوط تھامے اسے سَو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے۔''

(اَلزُّھْدُ الْکبیر لِلبَیھَقی ص۱۱۸ حدیث۲۰۷، فتاوٰی حامدیہ ص۲۳۸)

اذان سے پہلے یہ دُرُودِ پاک پڑھئے

اَذان واِقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرُود وسلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

پھر دُرُود وسلام اور اذان میں فَصْل (یعنی گیپ) کرنے کے لیے یہ اِعلان کیجئے، **"اذان کا اِحترام کرتے ہوئے گُفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے"**۔ اِس کے بعد اَذان دیجئے۔ دُرُود وسلام اور اِقامت کے درمیان یہ اِعلان کیجئے **"اِعتِکاف کی نیّت کر لیجئے، مَوبائل فون ہو تو**

بند کر دیجئے"۔ اذان و اقامت سے قبل تَسْمِیَہ اور دُرُود و سلام کے مخصوص چار صِیغوں کی مَدَنی اِلتجا اِس شوق میں کر رہا ہوں کہ اسطرح میرے لئے بھی کچھ ثوابِ جارِیَہ کا سامان ہو جائے اور فَصْل (یعنی گیپ رکھنے) کا مشورہ فتاویٰ رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چُنانچِہ ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "دُرُود شریف قبلِ اِقامت پڑھنے میں حَرَج نہیں مگر اِقامت سے فَصْل (یعنی فاصِلہ یا علیٰحِدَگی) چاہئے یا دُرُود شریف کی آواز، آوازِ اِقامت سے ایسی جدا (مَثَلاً دُرُود شریف کی آواز اِقامت کی بہ نسبت کچھ پَست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرُود شریف جُزْءِ اِقامت (یعنی اِقامت کا حصّہ) نہ معلوم ہو"

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۵ ص ۳۸۶)

وَسوَسہ: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی حیاتِ ظاہِری اور دَورِ خُلَفائے راشِدین علیہم الرضوان میں اذان سے پہلے دُرُود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا

کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔ (مَعاذ اللہ عزوجل)

جوابِ وَسوَسہ: اگر یہ قاعِدہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو کام اُس دَور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نِظام درھم برھم ہو جائیگا۔ بے شمار مثالوں میں سے فَقَط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مُبارَک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔ (۱) قرانِ پاک پر نُقطے اور اِعراب حَجاج بن یوسُف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اِسی نے خَتمِ آیات پر عَلامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔ (۳) قرانِ پاک کی چھپائی (٤) مسجِد کے وَسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی وَلید مَروانی کے دَور میں سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِیجاد کی۔ آج کوئی مسجِد اس سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (٦) علمِ صَرف ونَحو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اَقسام (۸) درسِ نِظامی (۹) شرِیعت وطریقت کے چار سلسلے (۱۰) زَبان سے

نَماز کی نیّت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذَرِیعہ سفرِ حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذَرِیعے جہاد۔ یہ سارے کام اُس مبارَک دَور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخِر اذان واقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم پر دُرُود وسلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہوگیا! یاد رکھئے کسی مُعامَلے میں عَدَمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شَرِیعت نے مَنْع نہیں کیا وہ مُباح اور جائز ہے اور یہ اَمْرِ مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے دُرُود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں مَنْع نہیں کیا گیا لہٰذا مَنْع نہ ہونا خود بخود ''اِجازت'' بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجْوَر، نبیوں کے سرور، حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب ''کتابُ العلم'' میں سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا یہ فرمانِ اجازت

نشان موجود ہے،

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ۔ (صحیح مسلم ج۲ ص ۳۴۱)

جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اَجْر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجْر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشُبہ جس خوش نصیب نے اذان واقامت سے قبل دُرُود وسلام کا رَواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جارِیَہ کا مُستحق ہے، قِیامت تک جو مسلمان اِس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملیگا اور جاری کرنے والے کو بھی

ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ سُوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، "کُلُّ بِدعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار" یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنَّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۰) اِس حدیث شریف کے کیا معنیٰ ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مُراد بدعتِ سیِّئَۃ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ چُنانچہ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدّث دِہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مطابِق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شَرِیعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو **بدعتِ حَسَنہ** کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہو وہ بدعت گمراہی کہلاتی ہے۔

(اَشِعَّۃُ اللَّمْعات ج۱ ص۱۲۵)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا

اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ

نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ

دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کیلئے آؤ۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ

نجات پانے کے لئے آؤ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ

اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اذان کی دُعاء

اذان کے بعد مُؤذِّن و سامِعین دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

اے اللہ عزوجل اس دعوۃ تامہ اور صلوٰۃ

الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ

قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور اُن کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا

مقامِ محمود میں کھڑا کر جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ

کے دن اِن کی شفاعت نصیب فرما۔ بیشک تو وعدہ کے خِلاف نہیں

الْمِیْعَادَ ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ

اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور

وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

۶ شش کلمے

اوّل کلمہ طیّب	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں	
دُوسرا کلمہ شہادت	اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا	
وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد	
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط صلی اللہ علیہ وسلم	
(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔	
تیسرا کلمہ تمجید	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں	
وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ	
اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت	
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط	
اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔	
چوتھا کلمہ توحید	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے	

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کیلئے ہے بادشاہی اور اُسی کے لئے حمد ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ

وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت

اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار | اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے

كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا

ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا

اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ

الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ

سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں

اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ

جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَ

چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے

اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ

کہ میں کسی شئے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور

اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ

بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسکو میں نہیں جانتا اور میں نے

تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَ

اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور

الْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بیحیائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ

اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پان گٹکے کی تباہ کاریاں

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

افسوس! آج کل پان، گٹکا، خوشبودار سونف سپاری مین پوڑی اور سگریٹ نوشی وغیرہ عام ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ ان میں سے کسی چیز کے عادی ہیں تو ڈاکٹر کے کہنے پر بصد ندامت چھوڑنا پڑ جائے اس سے قبل میٹھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کے ادنیٰ غمخوار سگِ مدینہ عفی عنہ کی دردبھری درخواست مان کر چھوڑ دیجئے۔

بعض اوقات اسلامی بھائی کو پان گٹکے سے منہ لال کئے ہوئے دیکھکر دل جلتا ہے، اور جب کوئی آکر بتاتا ہے کہ میں نے پان، گٹکا یا سگریٹ کی عادت ترک کر دی ہے تو دل خوش ہوتا ہے۔ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت عرض ہے، بکثرت پان، گٹکا وغیرہ کھانے والے کا سب سے پہلے منہ مُتَاثِّر ہوتا ہے۔ ایک اسلامی بھائی جنہوں نے گٹکا کھا کھا کر منہ لال کیا ہوا تھا اُن سے میں نے (یعنی سگِ مدینہ عفی عنہ نے) منہ کھولنے کو کہا تو بمشکل تھوڑا سا کھول پائے، زبان باہر نکالنے کی درخواست کی تو صحیح طرح سے نہ نکال سکے۔ پوچھا، منہ میں چھالا ہو گیا ہے؟ بولے، جی ہاں۔ میں نے اُنکو پان بند کر دینے کا مشورہ عرض کیا۔ اَلحمد للّٰہ عزوجل انہوں نے مجھ غریب کی بات مان کر گٹکا کھانے کی عادت ترک کر دی۔ ہر پان یا گٹکا کھانے والا اپنے منہ کا اسی طرح ضرور امتحان کرے۔ کیوں کہ اس کا زیادہ استعمال منہ کے نرم گوشت کو سخت کر دیتا ہے جس کے سبب منہ پورا کھولنا اور زبان ہونٹوں کے باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے، نیز چونے کا مسلسل استعمال مُنہ کی جلد کو پھاڑ کر چھالا بنا دیتا ہے اور یہی منہ کا السر ہے، ایسے شخص کو چھالیہ، گٹکا، مین پوڑی اور پان وغیرہ سے فوراً جان چھڑا لینی چاہئے ورنہ یہی السر آگے چل کر معاذ اللہ عزوجل کینسر کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

پان گٹکا اور پیٹ کا کینسر

یہ بھی غور فرمایئے کہ جو چونا منہ کے گوشت کو کاٹ سکتا ہے وہ پیٹ کے اندر جا کر نہ جانے کیا کیا تباہی مچاتا ہوگا! چونا آنتوں اور معدے میں بھی بعض اَوقات کٹ لگا دیتا ہے۔ فوری طور پر اس کا پتا نہیں چلتا۔ جب اَلسر حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تب کہیں معلوم ہوتا ہے۔ یہی اَلسر آگے بڑھ کر پیٹ کے کینسر کا بھیانک روپ دھار سکتا ہے۔

پان یا گٹکا اور گلے کا کینسر

پان یا گٹکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہل آواز میں خرابی پیدا ہوتی اور گلا بیمار ہو جاتا ہے، اگر وہ اس تکلیف کو تنبیہ (NOTICE) تصوّر کر کے پان یا گٹکا سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے معاذ اللہ عزوجل گلے کے کینسر (THROAT CENCER) تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے 60 فیصد سے لیکر 70 فیصد تعداد پان یا گٹکا کھانے والوں کی ہوتی ہے۔

یا اللہ! عزوجل ہم سب سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو اور پان، گٹکے اور تمباکو نوشی وغیرہ کی تباہ کاریوں سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نماز کا طریقہ

- قیامت کا سب سے پہلا سوال 174
- شدید زخمی حالت میں نماز 176
- چور کی دو قسمیں 179
- اِسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق 191
- کار پیٹ کے نقصانات 215
- سُنتوں کا ایک اہم مسئلہ 233
- گرد آلود پیشانی کی فضیلت 237
- نماز توڑنے والی 29 باتیں 239
- گدھے جیسا منہ 256
- ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟ 263
- صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش! 292
- ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی! 294

ورق الٹئے ۔۔۔

٧٨٦

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

نماز کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں ۔۔۔۔

شدید زخمی حالت میں ۔۔۔

چور کی دو قسمیں ۔۔۔

کار پیٹ کے نقصانات ۔۔۔

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

گدھے جیسا منہ ۔۔۔

صاحب مزار کی انفرادی کوشش۔

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔۔

ورق الٹیے ۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نماز کا طریقہ (حنفی)

شیطان لاکھ روکے! یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے ،

ان شآءَ اللّٰہ عزوجل اس کے فوائِد خود ھی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَماز کے بعد حَمد وثَناء ودُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، ''دعا مانگ قَبول کی جائے گی سُوال کر، دیا جائے گا۔'' (سُنن النَّسائی ج۱ ص۱۸۹ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث میں نَماز پڑھنے کے بے شُمار

فضائل اور نہ پڑھنے کی سَخْت سزائیں وارِد ہیں، چُنانچِہ پارہ ۲۸ سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُوْن کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ ربّانی ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

ترجَمۂ کنزُ الْاِیمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکْر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوی نَقل کرتے ہیں، مُفَسِّرِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارَکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذِکْر سے پانچ نَمازیں مُراد ہیں، پس جو شَخْص اپنے مال یعنی خرید و فَروخْت، مَعِیشَت و روزگار، ساز و سامان اور اَولاد میں مصروف رہے اور وَقْت پر نَماز نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔

(کتابُ الْکبائر ص ۲۰ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت)

قِیامت کا سب سے پہلا سُوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، ''قِیامت کے دن بندے کے اَعمال میں سب سے پہلے **نماز** کا سُوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اُس نے نقصان اُٹھایا۔

(کنزُالعُمّال ج ۷ ص ۱۱۵ حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَمازی کیلئے نور

سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جو شخص نَماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نَماز قِیامت کے دن نور، دلیل اور نَجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بَروزِ قِیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نَجات۔ اور وہ شخص قِیامت

کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیُ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔''

(مَجمعُ الزَّوائد ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دارالفکر بیروت)

کِس کا کِس کے ساتھ حَشْر ہوگا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نَقْل کرتے ہیں، بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نَماز کے تارِک کو ان ٤ چار (فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیْ بن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُمُوماً دَولت، حُکومت، وَزارت اور تِجارت کی وجہ سے نَماز کو تَرک کرتے ہیں۔ جو **حُکومت** کی مَشغولیَّت کے سبب نَماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشْر **فرعون** کے ساتھ ہوگا، جو **دولت** کے باعِث نَماز تَرک کریگا تو اُس کا **قارون** کے ساتھ حَشْر ہوگا، اگر تَرکِ نَماز کا سبب **وَزارت** ہوگی تو فِرعون کے وزیر **ہامان** کے ساتھ حَشْر ہوگا اور اگر **تجارت** کی مصروفیت کی وجہ سے نَماز چھوڑے گا تو اس کو

مکّۂ مکرَّمہ کے بَہُت بڑے کافِر تاجر اُبَی بِن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتابُ الکبائر ص ۲۱ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت)

شدید زَخْمی حالت میں نَماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتِلانہ حَملہ ہوا تو عَرض کی گئی، اے امیرُ الْمُؤمِنِین! نَماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! ''جو شَخْص نَماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **شدید زَخْمی** ہونے کے باوُجُود نَماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

نَماز پَر نُور یا تاریکی کے اَسباب

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بِن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ امّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شَخْص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر نَماز کے لیے کھڑا ہو، اِس کے

رُکوع، سُجُود اور قِرءَات کو مکمّل کرے تو نَماز کہتی ہے، **اللہ** تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نَماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نُور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نَماز اُس نَمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکُوع، سُجُود اور قِرءَات مکمّل نہ کرے تو نَماز کہتی ہے، **اللہ** تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نَماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نَمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(کنز العُمّال ج ۷ ص ۱۲۹ حدیث ۱۹۰۴۹)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بُرے خاتِمے کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا، ''تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۲) سُنَنِ نَسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ''تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آ گئی تو دینِ محمّدی علیٰ صاحِبہا الصّلوٰۃ والسّلام پر نہیں مرو گے۔

(سُنَنِ نَسائی ج ۲ ص ۵۸ دارالجیل بیروت)

نَماز کا چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے''، عرض کی گئی، ''یارسولَ اللہ عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! نماز کا چور کون ہے؟'' فرمایا، ''(وہ جو نماز کے) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔''

(مُسندِ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج۸ ص۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بیروت)

چور کی دو قسمیں

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، معلوم ہُوا مال کے چور سے **نماز کا چور** بدتر ہے کیوں کہ

مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اُٹھا لیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پوری پائے گا اِس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور** اللہ عزّوجلّ کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نَماز کو ناقِص پڑھتے ہیں اِس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصِل کریں جو سرے سے نَماز پڑھتے ہی نہیں۔

(مراۃ ج ۲ ص ۷۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوّل تو لوگ نَماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریّت سنّتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نَماز پڑھنے سے مَحروم رَہتی ہے۔ یہاں مختصَراً نَماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مدینہ! بَہُت زِیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نَمازوں کی اِصْلاح فرمائیے:۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

نَماز کا طریقہ (حَنَفی)

باوُضو قِبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دو۲ نوں پاؤں کے پَنجوں میں چار۴ اُنگل کا فاصِلہ رہے اور دو۲ نوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ اَنگوٹھے کان کی لَو سے چُھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کُھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قِبلہ کی طرف ہوں نظر سَجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نَماز پڑھنا ہے اُس کی نیّت یعنی دل میں اس کا پکّا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زِیادہ اچھا ہے (مَثَلاً نیّت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار۴ رَکعت فرض نَماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس اِمام کے) اب تکبیرِ تَحریمہ یعنی اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی کلائی کے سِرے پر اور بیچ کی تین۳ اُنگلیاں اُلٹی کلائی

کی پیٹھ پر اور اَنگوٹھا اور چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغل بَغل۔ اب اس طرح ثناء پڑھئے:۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تُو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرَکت والا ہے اور تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سِوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوّذ پڑھئے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ پڑھئے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جو بہُت مہربان رَحمت والا۔

پھر مکمل سُورَۂ فاتِحہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُورۂ فاتِحہ ختم کر کے آہستہ سے **آمین** کہئے۔ پھر تین آیا ت یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی **سُورت** مَثَلاً سورۂ اِخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جو بہُت مہربان رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اب **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہتے ہوئے **رُکوع** میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی

ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سَر پیٹھ کی سِیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار **رُکوع کی تسبیح** یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ** کہئے۔ پھر **تسمیع** (تَس۔مِیع) یعنی **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** کہتے ہوئے بِالکل سیدھے کھڑے ہو جایئے، اِس کھڑے ہونے کو **قومہ** کہتے ہیں۔ اگر آپ **مُنفَرِد** ہیں یعنی اکیلے نَماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہئے۔ **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ** پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے اِس طرح **سجدے** میں جایئے کہ پہلے گُھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی **اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے**، نظر ناک پر

مدینہ

۱ یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار ۲ یعنی اللہ عزوجل نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی
۳ اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) **اور دونوں پاؤں کی دسوں[10] اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قِبلہ کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ** (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) **زمین پر لگے رہیں۔** ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین[3] بار **سجدے کی تسبیح** یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**[1] پڑھئے پھر سر اس طرح اُٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس

مدینہ

[1] پاک ہے پروردگار سب سے بلند۔

رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سَجدوں کے دَرمیان بیٹھنے کو **جَلسہ** کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مِقدار ٹھہریئے (اِس وقفہ میں **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ** یعنی اے اللہ عزوجل میری مغفِرت فرما کہہ لینا مُستَحَب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سَجدے ہی کی طرح **دوسرا سَجدہ** کیجئے۔ اب اِسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وَقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اَلْحمد اور سورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح **رُکوع** اور **سَجدے** کیجئے **دوسرے سَجدے** سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رَکعت

کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا **قعدہ** کہلاتا ہے اب قعدہ میں

تشہد (تَ۔شَہْ۔ہُد) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہ

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشَہُّد میں لفظِ لا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چُھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنْصَر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْھَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ لا کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لفظِ اِلَّا پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو ۲ سے زِیادہ رَکْعَتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فَرْض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری ۳ اور چوتھی ۴ رَکْعَت کے قِیام میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھئے، سُورَت ملانے کی ضَرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالایئے اور اگر سنّت و نَفْل ہوں تو سورۂ فاتِحہ کے بعد سُورت بھی مِلایئے (ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکْعَت کے قِیام میں قِراءَت نہ کیجئے

خاموش کھڑے رہئے) پھر چار رَکعتیں پوری کر کے **قَعدَۂ اَخِیرہ** میں **تَشَہُّد** کے بعد **دُرُودِ ابراہیم** علیہ الصلوٰۃ والسلام، پڑھئے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اے اللہ عزوجل دُرُود بھیج (ہمارے سردار) **محمد** پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے دُرُود بھیجا (سیّدنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بُزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اے اللہ! عزوجل بَرَکت نازِل کر ہمارے سردار پر اور اُنکی آل پر جس طرح تُو نے بَرَکت نازِل کی (سیّدنا) ابراہیم اور انکی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بُزرگ ہے۔

پھر کوئی سی **دُعائے ماثُورہ** پڑھئے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا اے اللہ! عزوجل اے ربّ ہمارے

فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور

الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب **نماز ختم ہوئی۔** (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۷۸۔ غنیۃ المستملی ص ۲۶۱ کراچی)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے

مذکورہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ **اسلامی بہنیں** تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں۔ (الھدایۃ معہ فتح

القدیر ج ۱ ص ۲۴۶)، قِیام میں اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جُھکیں یعنی اتنا کہ گُھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زَور نہ دیں اور گُھٹنوں کو نہ پکڑیں اور اُنگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ سَجدہ سِمَٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سجدے اور قعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ قعدے میں اُلٹی سُرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اُسی طرح ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج۲ ص۲۵۹، عالمگیری ج ۱ ص ۷۴ وغیرہ)

دونوں مُتَوجِّہ ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اِس طریقۂ نماز

میں بعض باتیں **فرض** ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض **واجب** کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چُھٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض **سنّتِ مُؤکّدہ** ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض **مُستَحَب** ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ٦٦ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

''یااللّٰہ'' کے چھ حُرُوف کی نِسبت سے نماز کی 6 شرائط

(۱) **طہارت:** نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضَروری ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۷)

(۲) **سِتْرِ عورَت:** (۱) مَرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چُھپا ہوا ہونا ضَروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان **پانچ**

اَعضاء: مُنہ کی ٹِکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جِسم چُھپانا لازِمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ (گِٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہر ہوں تو ایک مُفتی بِہٖ قول پر نَماز دُرُست ہے (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳) (۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فَرض ہے نظر آئے یا جِلد کا رنگ ظاہر ہو نَماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۸) (۳) آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سِتْر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو عِلاوہ نَماز کے بھی پہننا **حرام** ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۴) دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چِپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْوٗ کی ہَیئت (ہے۔اَت) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نَماز ہو جائیگی مگر اُس عُضْوٗ کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (رد المحتار ج ۲ ص

۱۰۳) ایسا لِباس لوگوں کے سامنے پہننا مَنْع ہے اور عورَتوں کے لئے بدرَجۂ اَولیٰ مُمانَعت۔(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۵) بعض خواتین مَلمَل وغیرہ کی باریک چادَر نَماز میں اَوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اَعْضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نَماز نہیں ہوتی۔

(۳) **اِستِقْبالِ قِبلہ** یعنی نَماز میں قِبلہ یعنی کعبہ کی طرف مُنہ کرنا (۱) نَمازی نے بلا عُذْر جان بوجھ کر **قِبلہ** سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی **قِبلہ** کی طرف ہو گیا نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر بلا قَصد پھر گیا اور بقَدَر تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کے وَقْفہ سے پہلے واپَس **قِبلہ** رُخ ہو گیا تو فاسِد نہ ہوئی (البحر الرائق ج ۱ ص ۴۹۷) (۲) اگر صِرْف منہ **قِبلہ** سے پھیرا تو واجِب ہے کہ فوراً **قِبلہ** کی طرف منہ کر لے اور نَماز نہ جائے گی مگر بلا عُذْر ایسا کرنا مکروہِ تَحریمی ہے۔(غنیۃ المستملی ص ۲۲۲ کراچی)

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں **قبلہ** کی شناخت کا کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جا سکے تو **تَحَرِّی** (تَ۔حَرْ۔رِی) کیجئے یعنی سوچئے اور جِدھر **قِبلہ** ہونا دل پر جَمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وُہی **قِبلہ** ہے۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶) (٤) **تَحَرِّی** کر کے نَماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ **قِبلہ** کی طرف نَماز نہیں پڑھی، نَماز ہوگئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔(فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ٦٤) (۵) **ایک شخص تَحَرِّی کر کے** (سوچ کر) **نَماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نَماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحَرِّی کرنے کا حُکم ہے۔**

(ردالمحتار ج۲ ص ۱٤۳)

(٤) **وَقت:** یعنی جو نَماز پڑھنی ہے اُس کا وَقت ہونا ضَروری ہے۔ مَثَلاً آج کی نَمازِ عَصر ادا کرنا ہے تو یہ ضَروری ہے کہ عَصر کا وقت شُرُوع ہو جائے اگر وقتِ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عصر شُروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔(غنیۃ المستملی ص ۲۲۴)

(۱) عُموماً مساجد میں **نِظامُ الاَوقات** کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مُستَند تَوقِیت داں (تو۔قِیت۔داں) کے مُرتَّب کردہ اور عُلمائے اہلسنّت کے مُصَدَّقہ ہوں ان سے نمازوں کے اَوقات معلوم کرنے میں سَہولت رَہتی ہے (۲) **اسلامی بہنوں** کے لئے اوّل وقت میں نمازِ فَجر ادا کرنا مُستَحَب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کا اِنتِظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۳۰)

تین اَوقاتِ مَکرُوہہ: (۱) طُلوعِ آفتاب سے لے کر بیس ۲۰ مِنَٹ بعد تک (۲) غُروبِ آفتاب سے بیس ۲۰ مِنَٹ پہلے (۳) نِصفُ النَّہار یعنی ضَحوۂ کُبریٰ سے لے کر زَوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں ۳ اَوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فَرض نہ واجب نہ نَفل نہ قَضا۔ ہاں اگر اِس دن کی نمازِ عَصر نہیں پڑھی تھی اور

مَکْرُوْہ وقت شُروع ہوگیا تو پڑھ لے البتّہ اتنی تاخیر کرنا حَرام ہے۔(دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۴۰۔بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

دَورانِ نَماز مکروہ وقت داخِل ہوجائے تو؟

غُروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 مِنَٹ قَبْل نَمازِ عَصْر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، ''نَمازِ عَصْر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے خَتْم ہوجائے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے اِحْتیاط کی اور نَماز میں تَطْوِیل کی (یعنی طُول دیا) کہ وقتِ کَراہَت وَسْطِ نَماز میں آگیا جب بھی اس پر اِعْتِراض نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج۵ ص ۱۳۹)

(۵) نیّت: نیّت دل کے پکّے ارادے کا نام ہے۔(حاشیۃُ الطَّحطاوی ص ۲۱۵ کراچی) (۱) زَبان سے نیّت کرنا ضَروری نہیں البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص ۶۵) عَرَبی میں کہنا بھی

ضَروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زَبان میں کہہ سکتے ہیں۔(مُلَخَّص از دُرِّ مختار معہ رَدُّالمحتار ج ۲ ص ۱۱۳) (۲) نیّت میں زَبان سے کہنے کا اِعْتِبار نہیں یعنی اگر دل میں مَثَلاً ظُہر کی نیّت ہو اور زَبان سے لفظِ عَصْر نکلا تَب بھی ظُہر کی نَماز ہوگئی (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص ۱۱۲) (۳) نیّت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نَماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتادے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نَماز نہ ہوئی۔(فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص ۶۵) (٤) فَرض نَماز میں نیّتِ فرض بھی ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظُہر کی فَرض نَماز پڑھتا ہوں۔ (در مختار، ردالمحتار ج۲ ص ۱۱۶) (۵) اَصح (یعنی دُرُست ترین) یہ ہے کہ نَفْل، سنّت اور تَراویح میں مُطْلَق نَماز کی نیّت کافی ہے مگر اِحْتِیاط یہ ہے کہ تَراویح میں تَراویح یا سنّتِ وَقْت کی نیّت کرے اور باقی سنّتوں میں سنّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) کی نیّت کرے، اِس لئے کہ بَعْض مَشائخ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ ان میں مُطْلَق نَماز کی نیّت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔(منیۃ المصلی معہ غنیۃ

المستملی ص ۲۴۵) (۶) نمازِ نَفْل میں مُطْلَق نماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نَفْل نیّت میں نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۱۶۶) (۷) یہ نیّت کہ مُنہ میرا قِبلہ شریف کی طرف ہے شَرْط نہیں۔ (ایضاً) (۸) اِقْتِدا میں مُقتدی کا اِس طرح نیّت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نماز امام کی ہے وُہی نماز میری ہے (عالمگیری ج۱ ص۶۶) (۹) **نمازِ جنازہ کی نیّت یہ ہے، "نماز اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے لئے اور دُعا اِس مَیِّت کیلئے"** ۔ (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۱۲۶) (۱۰) واجِب میں واجِب کی نیّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مَثَلاً عیدُ الفِطْر، عیدُ الاضحٰی، نَذْر، نمازِ بعدِ طواف (واجِبُ الطَّواف) یا وہ نَفْل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسِد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجِب ہو جاتی ہے (حاشیۃ الطحطاوی ص۲۲۲) (۱۱) **سَجدۂ شُکر** اگرچہ نَفْل ہے مگر اس میں بھی نیّت ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ میں سَجدۂ شُکر کرتا ہوں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۱۲۰) (۱۲) **سَجدۂ سَہو** میں بھی "صاحِبِ نہرُ الفائق" کے نزدیک نیّت ضَروری ہے (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیّت

ہو کہ میں سجدہ سَہو کرتا ہوں۔

(٦) تکبیرِ تَحْریمہ : یعنی نَماز کو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر شُرُوع کرنا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ٦٨)

''بسمِ اللّٰہ'' کے سات حُروف کی نسبت سے نَماز کے 7 فرائض

(۱) تکبیرِ تَحْریمہ (۲) قِیام (۳) قِراءَت (٤) رُکُوع (۵) سُجُود (٦) قَعْدۂ اَخِیْرَہ (۷) خُرُوْجِ بِصُنْعِہٖ۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳ تا ۲۸٦)

(۱) تکبیرِ تَحْرِیْمَہ : دَرحقیقت تکبیرِ تَحْریمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ) شرائطِ نَماز میں سے ہے مگر نَماز کے اَفْعال سے بِالکل ملی ہوئی ہے اِس لئے اسے نَماز کے فرائض سے بھی شُمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳) (۱) مُقتدی نے تکبیرِ تَحْریمہ کا لَفْظ ''اللہ'' امام کے ساتھ کہا مگر ''اکبر'' امام سے پہلے خَتْم کرلیا تو نَماز نہ ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

گی۔ (عالمگیری ج۱ص۶۸) (۲) امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وَقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہو گی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج۱ص۸۳) (ایسے موقع پر قاعِدے کے مطابِق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اِس کے بعد اللہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رَکعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخِل ہونے سے قبل امام کھڑا ہوگیا تو رَکعت نہ ملی۔ (۳) جو شخص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادِر نہ ہو مَثَلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہوگئی ہو اُس پر تَلَفُّظ لازِم نہیں، دل میں اِرادہ کافی ہے۔ (تبیین الحقائق ج۱ص۱۰۹)

(۴) لَفْظِ اللّٰہ کو اَللّٰہُ یا اکبر کو اَکبر یا اَکبار کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنیٰ فاسِدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافِر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ج۲ص۱۷۷) نمازیوں کی تعداد زِیادہ ہونے کی صورت میں

پیچھے آواز پہنچانے والے مکبّروں کی اکثریّت عِلْم کی کمی کے باعِث آج کل ''اکبر'' کو ''اکبار'' کہتی سُنائی دیتی ہے۔ اِس طرح ان کی اپنی نَماز بھی ٹُوٹتی اوران کی آواز پر جولوگ انتِقالات کرتے یعنی نَماز کی اَرکان ادا کرتے ہیں اُن کی نَماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا بغیر سیکھے کبھی مُکبِّر نہیں بننا چاہئے (۵) پہلی رَکْعَت کا رُکوع مل گیا تو **تکبیرِ اُولیٰ** کی فضیلت پا گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۲) قِیام: (۱) کمی کی جانب قِیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قِیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۳)

(۲) قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قِراءَت ہے۔ بقَدَرِ قِراءَتِ فَرْض قِیام بھی فَرْض، بقَدَرِ واجِب واجِب، اور بقَدَرِ سنّت سنّت۔ (ایضاً) (۳) فَرْض، وِتْر، عِیدَین اور سنّتِ فَجْر میں قِیام فَرْض ہے۔ اگر بلا عُذْرِ صَحیح کوئی یہ نَمازیں

بیٹھ کرادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (اَیضاً) (٤) کھڑے ہونے سے مَحض کچھ تکلیف ہونا عُذر نہیں بلکہ قِیام اُس وقت ساقِط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے یا سَجدہ نہ کرسکے یا کھڑے ہونے یا سَجدہ کرنے میں زَخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قَطرہ آتا ہے یا چوتھائی سِتر کُھلتا ہے یا قِراءَت سے مجبور مَحض ہوجاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہوسکتا ہے مگر اس سے مَرض میں زِیادَتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا نا قابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیة المستمل ص۲۵۸) (۵) اگر عَصا (یا بَیساکھی) خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا مُمکِن ہے تو فَرض ہے کہ کھڑا ہوکر پڑھے (غنیة المستملی ص۲۵۸) (٦) اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا مُمکِن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تَحریمہ کہہ لے گا تو فَرض ہے کہ کھڑا ہوکر اللّٰہُ اکبر کہہ لے اور اب کھڑا رَہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غنیة المستملی ص۲۵۹)

خبردار! بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زَخم) کی وجہ سے فرض

نَمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اِس حُکمِ شَرْعی پر غور فرمائیں، جتنی نَمازیں قدرتِ قِیام کے باوُجُود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اِسی طرح وَیسے ہی کھڑے نہ رَہ سکتے تھے مگر عَصا یا دیوار یا آدَمی کے سہارے کھڑے ہونا مُمکِن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نَمازیں نہ ہوئیں ان کا لَوٹانا فرض ہے۔ (مُلَخَّص اَز بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ٦٤ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف) عورَتوں کیلئے بھی یہی حُکم ہے یہ بھی بِغیر شَرْعی اجازت کے بیٹھ کر نَمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجِد میں کُرسیوں کا اِنتِظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فَرض نَماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نَماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بِغیر اجازتِ شَرْعی بیٹھ کر نَمازیں پڑھیں گے تو ان کی نَمازیں نہ ہوں گی۔ (۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی

قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نَفْل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رَحْمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نَماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نِصْف (یعنی آدھا ثواب) ہے (صحیح مسلم ج۱ ص۲۵۳) البتہ عُذْر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رَواج پڑ گیا ہے کہ نَفْل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غَلَط ہے۔ وِتْر کے بعد جو دو رَکْعَت نَفْل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حُکْم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت ج ٤ ص ١٧ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) قِراءَت: (۱) قِراءَت اِس کا نام ہے کہ تمام حُروف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرْف غیر سے صحیح طور پر مُمتاز (نُمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج۱ ص

(۶۹) (۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سن لے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۷۱) (۳) اگر حُروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شور و غُل یا ثِقلِ سماعت (یعنی اُونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹) (۴) اگرچہ خود سننا ضَروری ہے مگر یہ بھی اِحتیاط رہے کہ **سِرّی** (یعنی آہستہ قراءت والی) نَمازوں میں قِراءَت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اِسی طرح تَسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے (۵) نَماز کے عِلاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرّر کیا ہے اِس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اِتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مَثَلاً طَلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذَبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اِتنی آواز ضَروری ہے کہ خود سن سکے۔ (اَیضاً) دُرُود شریف وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خُود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مُطلَقاً ایک آیت پڑھنا فَرض کی دو رَکعتوں میں اور وِتر سُنّت اور نَوافِل کی ہر

رَکْعَت میں امام و مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فَرْض ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۲۲۶) (۷) مُقْتَدی کو نَماز میں قِراءَت جائز نہیں نہ سورۃُ الْفاتِحَۃ نہ آیت۔ نہ **سِرّی** (یعنی آہِستہ قراءَت والی) نَماز میں نہ **جَہْری** (یعنی بُلند آواز سے قِراءَت والی) نَماز میں۔ امام کی قِراءَت مُقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۲۲۷) (۸) فَرْض کی کسی رَکْعَت میں قِراءَت نہ کی یا فَقَط ایک میں کی نَماز فاسِد ہوگئی۔(عالمگیری ج۱ ص ۶۹) (۹) فَرضوں میں ٹھَہر ٹھَہر کر قِراءَت کرے اور تَراوِیح میں مُتَوَسِّط انداز پر اور رات کے نَوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مَد کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ تَرتِیل سے (یعنی ٹھَہر ٹھَہر کر) قرآن پڑھنے کا حُکْم ہے (درمختار ردالمختار ج اوّل ص ۳۶۳) آج کل کے اکثر حُفّاظ اِس طرح پڑھتے ہیں کہ مَد کا ادا ہونا تو بڑی بات

ہے۔ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سِوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تصحیحِ حُروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخُر ہوتا ہے کہ فُلاں اِس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۸۶، ۸۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حُروف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے

اکثر لوگ ط ت ، س ص ث ، ا ع ، ہ ح ، ض ذ ظ میں کوئی فَرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُروف بدل جانے سے اگر معنیٰ فاسِد ہو گئے تو نَماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۸ مکتبۂ رضویہ) مَثَلاً جس نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں عَظِیم کو عَزِیم (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لِہٰذا جس سے "عظیم" صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیم پڑھے۔

(قانونِ شریعت حصہ اول ص ۱۱۹ فرید بک اسٹال لاہور)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشِش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نَماز پڑھ سکتا ہے تو فَرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیَتیں پڑھے جس کے حُروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دُونوں صورَتیں نا مُمکِن ہوں تو زَمانۂ کوشِش میں اس کی اپنی نَماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مَرض میں مبتَلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشِش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نَمازیں برباد ہوتی ہیں۔

(مُلخص از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۶) جس نے رات دن کوشِش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازِمی

ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانۂ کوشش میں وہ **معذور** ہے اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کرسکتا۔ ہاں جو حُروف اس کے اپنے غلط ہیں وُہی دوسروں کے بھی غلط ہوں تو زمانۂ کوشش میں اَیسوں کی امامت کرسکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اِس کے پیچھے کیا ہوگی!

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج٦ ص ٢٥٤ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مَدرَسَۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قِرَاءَت کی اَھَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ واقِعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرُست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے بے شُمار مدارِس بنام ''مَدرَسَۃُ المدینہ'' قائم ہیں اِن میں

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو قراٰنِ پاک حِفظ و ناظِرہ کی مفت تعلیم دیجاتی ہے ۔نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عِشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اِسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شُروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرُست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قُرآں عام ہو جائے
تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(٤) رُکُوع : اِتنا جُھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکُوع کا اَدنیٰ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دَرجہ ہے۔ (دُرمختار، ردُالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔

(حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۹)

سلطانِ مکۂ مُکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل بندہ کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُکوع وسُجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج ۳ ص ۶۱۷ حدیث ۱۰۸۰۳ دار الفکر بیروت)

(۵) سُجود : (۱) سلطانِ مکۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حُکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حُکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۳) (۲) ہر رَکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

(درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۷) (۳) سجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے۔

جمنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔(عالمگیری ج۱ص ۷۰) (٤) کسی نَرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دَبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (تبیین الحقائق ج۱ص ۱۱۷) (۵) آج کل مساجِد میں **کارپیٹ** (CARPET) بچھانے کا رَواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھا دیتے ہیں) کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت اِس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جَم جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اور ناک کی ہڈّی نہ دَبی تو نماز مکروہِ تحریمی واجبُ الْاِعادہ ہوگی۔(مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصّہ ۳ص ۷۱) (٦) کمانی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدّے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہٰذا نماز نہ ہوگی۔ (اَیضاً)

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سجدے میں دُشواری ہوتی ہے، مزید صحیح معنوں میں اِس کی صَفائی نہیں ہو پاتی لھذا دُھول وغیرہ جَمْع ہوتی اور جَراثیم پرورِش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذَرِیعہ جَراثیم، گَرد وغیرہ اندر داخِل ہوجاتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھیپھڑوں میں جا کر چِپک جانے کی صورت میں معاذَاللہ عزوجل **کینسر** کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچّے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کرڈالتے، بِلّیاں گندگی کرتیں، چُوہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہوجانے کی صُورت میں عُموماً پاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا رَواج ہی خَتْم ہوجائے۔

ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ کا ناپاک حصّہ ایک بار دھوکر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ ٹپکنا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب ٹپکنا بند ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، جُوتا اور مٹی کا وہ برتن وغیرہ جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا ٹونٹی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمالیجئے۔)

(٦) قعدۂ اخیرہ: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہُّد (یعنی پوری التحیات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت (رک۔عت)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملالے۔ (عنیۃ المستملی ص ٢٨٤)

(٧) خروج بِصُنْعِہٖ: یعنی **قعدۂ اخیرہ** کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادتاً) کرنا جو نماز سے باہر کردے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجبُ الاعادہ ہوگی۔ اور اگر بلا قصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (عنیۃ المستملی ص ٢٨٦)

"قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سُوال ہوگا"

کے تیس حُروف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(١) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا (٢) فرضوں کی تیسری اور

چوتھی رَکعت (رَک۔عَت) کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رَکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سُورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (۳) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (٤) الحمد شریف اور سورت کے درمیان "اٰمِیْن" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (۵) قِراءَت کے فوراً بعد رُکوع کرنا (٦) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا (۷) تَعْدِیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجُود، قَومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۸) قومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح ان کا واجب چُھوٹ جاتا ہے) (۹) جَلسہ یعنی دو سجدوں کے دَرمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز

مکروہِ تحریمی واجِبُ الاعادہ ہوگی) (۱۰) قعدۂ اُولیٰ واجِب ہے اگرچِہ نَمازِ نَفْل ہو (دراصل دو نَفْل کا ہر قَعدہ، ''قعدۂ اَخیرہ'' ہے اور فَرض ہے اگر قَعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رَکْعَت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئے اور سجدۂ سَہو کرے۔) (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٥٢ مدینۃ المرشد بریلی شریف) اگر نَفْل کی تیسری رَکْعت کا سجدہ کرلیا تو چار پوری کر کے سَجدۂ سَہْو کرے۔ سَجدۂ سَہْو اس لئے واجِب ہوا کہ اگرچِہ نَفْل میں ہر دو رَکْعَت کے بعد قَعدہ فَرض ہے مگر ''تیسری یا پانچویں (علیٰ ھذا القِیاس) رَکْعَت کا سجدہ کرنے کے بعد قَعدۂ اُولیٰ فَرض کے بجائے واجِب ہوگیا۔ (ملخصاً الطحطاوی علی المراقی ص ٤٦٦) (۱۱) فَرض، وِتْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا (۱۲) دونوں قَعدوں میں ''تَشَہُّد'' مکمّل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سَجدۂ سَہْو واجِب ہوگا (۱۳) فَرض، وِتْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے قَعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خَیالی میں ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا''

کہہ لیا تو سجدۂ سَہو واجِب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نَماز لوٹانا واجب ہے (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۲۶۹) (۱۴) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لَفظ ''اَلسَّلامُ'' دونوں بار واجِب ہے۔ لَفظ ''عَلَیکُم'' واجب نہیں بلکہ سنّت ہے (۱۵) وِتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا (۱۶) وِتر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا (۱۷) عِیدَین کی چھ تکبیریں (۱۸) عِیدَین میں دوسری رَکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اِس تکبیر کیلئے لَفظِ ''اَللّٰہُ اَکبَر'' ہونا (۱۹) ''جَہری نَماز'' مَثَلاً مغرِب وعشاء کی پہلی اور دوسری رَکعت اور فَجر، جُمُعہ، عِیدَین، تَراوِیح اور رَمَضان شریف کے وِتر کی ہر رَکعت میں امام کو جَہر (یعنی اتنی بُلند آواز کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں) سے قِراءَت کرنا (۲۰) غَیر جَہری نَماز (مَثَلاً ظُہر وعَصر) میں آہِستہ قِراءَت کرنا (۲۱) ہر فرض وواجِب کا اُس کی جگہ ہونا (۲۲) رُکوع ہر رَکعت میں ایک ہی بار کرنا (۲۳) سَجدہ ہر رَکعت میں دو ہی بار کرنا (۲۴) دوسری رَکعت سے پہلے قَعدہ نہ کرنا (۲۵) چار

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

رَکعَت والی نماز میں تیسری رَکعَت پر قعدہ نہ کرنا (۲۶) آیتِ سَجدہ پڑھی ہو تو سَجدۂ تِلاوت کرنا (۲۷) سَجدۂ سَہو واجِب ہُوا ہو تو سَجدۂ سَہو کرنا (۲۸) دو فَرض یا دو واجِب یا فَرض و واجِب کے دَرمیان تین تسبیح کی قَدَر (یعنی تین بار "سُبحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار) وَقفہ نہ ہونا (۲۹) امام جب قِراءَت کرے خواہ بُلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مُقتدی کا چُپ رَہنا (۳۰) قِراءَت کے سوا تمام واجِبات میں امام کی پیروی کرنا۔ (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص ۱۸۱، عالمگیری ج۱ ص ۷۱)

نَماز کی تقریباً 96 سُنّتیں

تکبیرِ تحریمہ کی سُنّتیں

(۱) تکبیرِ تحریمہ کیلئے ہاتھ اُٹھانا (۲) ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال پر (Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملایئے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے (۳) ہتھیلیوں اور اُنگلیوں کا پیٹ قِبلہ رُو ہونا (٤) تکبیر کے وقت سر نہ جُھکانا (۵) تکبیر شُروع

کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھالینا (۶) تکبیرِ قُنوت اور (۷) تکبیراتِ عیدَین میں بھی یہی سنّتیں ہیں (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۲۰۸) (۸) امام کا بُلند آواز سے اللّٰہُ اکبر (۹) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور (۱۰) سلام کہنا (حاجت سے زِیادہ بُلند آواز کرنا مکروہ ہے) (ردالمحتار ج۲ ص۲۰۸)

(۱۱) تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنّت ہے (بعض لوگ تکبیرِ اُولیٰ کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف جُھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں انکا یہ فعل سنّت سے ہٹ کر ہے) (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۲۲۹)

قِیام کی سنّتیں

(۱۲) مَرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر، چُھنگلیا اور اَنگوٹھا کلائی کے اَغل بَغل اور باقی اُنگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پُشت پر رکھے (غنیۃ المستملی ص۲۹۴) (۱۳) پہلے ثَناء (۱۴) پھر تَعَوُّذ (

تَ۔عَوْ۔وُذ) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا (۱۵) پھر تَسْمِیَہ (تَس۔مِ۔یَہ) یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا (۱۶) ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا (۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص ۲۱۰) (۱۸) آمین کہنا (۱۹) اس کو بھی آہستہ کہنا (۲۰) تکبیرِ اُولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا (ایضاً) (نماز میں تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ قراءت کے تابع ہیں اور مُقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ بھی مُقتدی کیلئے سنّت نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رَکعت فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رَکعت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۳) (۲۱) تَعَوُّذ صِرْف پہلی رَکعت میں ہے اور (۲۲) تَسْمِیَہ ہر رَکعت کے شُروع میں سنّت ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۷۴)

رُکُوع کی سُنّتیں

(۲۳) رُکُوع کیلئے اَللّٰہُ اکبر کہنا (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۷) (۲۴) رُکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا (۲۵) مَرْد کا گُھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور (۲۶) اُنگلیاں خُوب کُھلی رکھنا (۲۷) رُکُوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا (بعض لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے) (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) (۲۸) رُکوع میں پیٹھ اچھی طرح بچھی ہو حتّٰی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۶۶) (۲۹) رُکوع میں سر اُونچا نیچا نہ ہو پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، اس کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامِل نہیں) جو رُکُوع وسُجُود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا'' (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، ''رُکوع وسُجُود کو پورا کرو کہ خدا عزوجل کی قسم! میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں'' (

مسلم شریف ج۱ ص ۱۸۰) (۳۰) بہتر یہ ہے کہ اللہُ اکبر کہتا ہوا رُکوع کو جائے یعنی جب رُکوع کیلئے جُھکنا شُروع کرے اور ختمِ رُکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری ج۱ ص ٦٩) اِس مَسافَت کو پورا کرنے کیلئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حَرف کو نہ بڑھائے (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) اگر اللّٰہُ یا اکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسِد ہو جائے گی۔

(دُرِّ مختار ،ردالمحتار ج۱ ص ۲۳۲)

قَومَہ کی سُنّتیں

(۳۱) رُکوع سے جب اُٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے (۳۲) رُکوع سے اُٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا (۳۳) مقتدی کیلئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا (۳٤) مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنّت ہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنے سے بھی سنّت ادا ہو

جاتی ہے مگر "رَبَّنَا" کے بعد "وَ" ہونا بہتر ہے "اَللّٰھُمَّ" ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زِیادہ بہتر ہے۔ یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہئے۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۱۰) (۳۵) مُنفرِد (مُن۔فَ۔رِد) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا رُکُوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اب اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

سجدے کی سنّتیں

(۳۶) سَجدے میں جانے کیلئے اور (۳۷) سَجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۱) (۳۸) سَجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا (ایضاً) (۳۹) سَجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا (۴۰) ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی قِبلہ رُخ رکھنا (۴۱) سَجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر (۴۲) ہاتھ پھر (۴۳) ناک، پھر (۴۴)

پیشانی رکھنا (٤٥) جب سَجدے سے اُٹھیں تو اسکا اُلٹ کرنا یعنی (٤٦) پہلے پیشانی، پھر (٤٧) ناک، پھر (٤٨) ہاتھ، پھر (٤٩) گُھٹنے اُٹھانا (٥٠) مَرد کیلئے سَجدہ میں سنّت یہ ہے کہ بازو کروَٹوں سے اور (٥١) رانیں پیٹ سے جدا ہوں (الھدایة معه فتح القدیر ج١ ص٢٦٦) (٥٢) کلائیاں زمین پر نہ بچھائیے ہاں جب صَف میں ہوں تو بازو کروَٹوں سے جدا نہ رکھئے (ردالمحتار ج٢ ص٢٥٧) (٥٣) سَجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا پیٹ اِس طرح زمین پر لگائیے کہ دسوں اُنگلیاں قِبلہ رُخ رہیں۔ (الهداية معه فتح القدير ج١ ص٢٦٧)

جَلْسَہ کی سنّتیں

دونوں سَجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اسے **جلسہ** کہتے ہیں (٥٤) جَلْسہ میں سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا (٥٥) سیدھے پاؤں کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کرنا (٥٦) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

(تبیین الحقائق ج١ ص١١١)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

دوسری رَکعت کیلئے اُٹھنے کی سنّتیں

(۵۸) جب دونوں سَجدے کرلیں تو دوسری رَکعت کیلئے پنجوں کے بل، (۵۹) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنّت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حَرَج نہیں۔

(ردالمحتار ج۲ ص۲۶۲)

قَعدہ کی سُنّتیں

(۶۰) مَرد کا دوسری رَکعت کے سَجدوں سے فارِغ ہوکر بایاں پاؤں بچھا کر (۶۱) دونوں سُرِین اُس پر رکھ کر بیٹھنا اور (۶۲) سیدھا قدم کھڑا رکھنا (۶۳) سیدھے پاؤں کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کرنا (الهداية معه فتح القدير ج۱ ص۷۵) (۶۴) سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور (۶۵) اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا (۶۶) اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زِیادہ کُھلی ہوئیں نہ بالکل ملی

ہوئیں (اَیضاً) (٦٧) اُنگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہئے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ص ۲٦٥) (٦٨) اَلتَّحِیّات میں شہادت پر اِشارہ کرنا۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ چھنگلیا اور پاس والی کو بند کر لیجئے، اَنگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور (" لاَ " پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھایئے اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور " اِلاَّ " پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے (ردالمحتار ج۲ص ۲٦٦) (٦٩) دُوسرے قعدہ میں بھی اِسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشَہُّد بھی پڑھئے (٧٠) تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھئے (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج۱ ص ۲٧٤) دُرُودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے (بہارِ شریعت حصہ۳ص ۸٥) (٧١) نوافِل اور سنّتِ غیر مُؤکّدہ کے قعدہ اُولیٰ میں بھی تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھنا سنّت ہے (ردالمحتار ج۲ص ۲۸۲، غنیۃ المستملی ص ۳۲۲) (٧٢) دُرُود شریف کے بعد دعا پڑھنا (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ص ۲۸۳)

سلام پھیرنے کی سنّتیں

(۷۳) ان اَلفاظ کے ساتھ دو۲ بار سلام پھیرنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ (۷۴) پہلے سیدھی طرف، پھر (۷۵) اُلٹی طرف منہ پھیرنا (۷۶) امام کیلئے دونوں۲ سلام بُلند آواز سے کہنا سنّت ہے مگر دوسرا۲ پہلے کی نسبت کم آواز سے کہے (عالمگیری ج۱ ص۷۶) (۷۷) پہلی بار کے سلام میں ''سلام'' کہتے ہی امام نَماز سے باہَر ہوگیا اگرچہ عَلَیْکُم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہو تو اِقتِداء صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد امام نے سَجدۂ سَہو کیا بشرطیکہ اس پر سجدۂ سَہو ہو تو اِقتِداء صحیح ہوگئی (ردالمحتار ج۱ ص۳۵۲) (۷۸) امام داہنے سلام میں خِطاب سے اُن مُقتدیوں کی نیّت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورَت کی نیّت نہ کرے اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں۲ سلاموں میں کِراماً کاتِبین۸ اور اُن ملائکہ کی نیّت

کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرّر کیا اور نیّت میں کوئی عَدَد مُعَیَّن نہ کرے (دُرِّ مختار ج۱ ص ۳۵٤) (۷۹) مُقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مُقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیّت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیّت کرے اور اگر امام اُسکے مُحاذی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیّت کرے اور مُنفَرِد صِرف اُن فِرِشتوں ہی کی نیّت کرے (دُرِّ مختار ج۱ ص ۳۵٦) (۸۰) مُقتدی کے تمام اِنتِقالات (یعنی رُکوع سُجود وغیرہ) امام کے ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سنّتیں

(۸۱) سلام کے بعد امام کیلئے سنّت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف رُخ کرلے، دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صَف تک بھی کوئی اس کے سامنے (یعنی اِس کے چہرے کی سیدھ میں)

نماز نہ پڑھتا ہو (غنیة المستملی ص ٣٣٠) (٨٢) مُنفَرِد بغیر رُخ بدلے اگر وہیں دُعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری ج١ ص٧٧)

سُنّتِ بَعْدِیّہ کی سنّتیں

(٨٣) جن فَرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا چاہئے اگرچہ سنّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اِسی طرح بڑے بڑے اَوْراد و وَظائف کی بھی اجازت نہیں (غنیة المستملی ص ٣٣١ ردالمحتار ج٢ ص ٣٠٠) (٨٤) (فَرضوں کے بعد) قبلِ سنّت مختَصَر دعاء پر قناعت چاہئے ورنہ سنّتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٣ ص ٨١ مدینة المرشد بریلی شریف) (٨٥) سنّت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصح (یعنی دُرُست ترین) یہی ہے کہ سنّت باطِل نہیں ہوتی البتّہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافی تحریمہ ہے (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج٢ ص٥٥٨)

(٨٦) سنّتیں وَہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں، آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کرادا کیجئے۔ (عالمگیری ج ١ ص ٧٧) (سنّتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی فاصِلہ) ہوا اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وَہیں سنّتیں پڑھ لیجئے)۔

سنّتوں کا ایک اَہَمّ مَسْئَلہ

جو اسلامی بھائی سنّتِ قَبْلِیہ یا سنّتِ بَعْدِیہ پڑھکر آمد و رفت اور بات چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکارِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس فتویٰ مبارکہ سے درس حاصِل کریں چُنانچہ ایک اِسْتِفْتاء کے جواب میں ارشاد ہے، ''سنّتِ قَبْلِیَہ میں اَولیٰ اوّل وقت ہے بشرطیکہ فَرض و سُنّت کے درمیان کلام یا کوئی فعل مُنافی نَماز نہ کرے، اور سنّتِ بَعْدِیَہ میں مُسْتَحَب فرضوں سے اِتّصال ہے مگر یہ کہ مکان پر آکر پڑھے تو فَصْل (یعنی فاصِلہ) میں حَرَج نہیں، لیکن اجنبی افعال سے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

فَصْل نہ چاہئے یہ فَصْل (فاصِلہ) سنّتِ قَبلیہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقِط اور اُنہیں طریقۂ مَسْنُونہ سے خارِج کرتا ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ٥ ص ١٣٩ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

آگے بیان کردہ 86 سنّتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنّتیں ہیں اُن کیلئے "عائشہ صِدّیقہ" کے دس حُروف کی نسبت سے 10 سنّتیں

(١) اسلامی بہن کے لئے تکبیرِ تَحْریمہ اور تکبیرِ قُنُوت میں سنّت یہ ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے (الهداية معه فتح القدير ج١ ص٢٣٦) (٢) قِیام میں عورت اور خُنثٰی (یعنی ہیجڑا) اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی پُشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے (غنية المستملي ص٢٩٤) (٣) اسلامی بہن کیلئے رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں کُشادہ نہ کرنا سنّت ہے (الهداية معه فتح القدير ج١ ص٢٥٨) (٤) رُکوع میں تھوڑا جُھکے یعنی صِرْف اِتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ

جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھے مَردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے (عالمگیری ج ١ ص ٧٤) (٥) سِمٹ کر سَجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے (٦) پیٹ رانوں سے (٧) رانیں پِنڈلیوں سے اور (٨) پِنڈلیاں زمین سے ملادے (٩) دوسری رَکعت کے سَجدوں سے فارِغ ہوکر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکالدے اور (١٠) اُلٹی سُرِین پر بیٹھے (الهداية معه فتح القدير ج ١ ص ٧٥)

"صَلّٰقے یا رسولَ اللہ" کے ١٤ حُروف کی نِسبت سے نماز کے تقریباً 14 مُستَحَبّات

(١) نیّت کے اَلفاظ زَبان سے کہہ لینا (تنويرُ الاَبصار معه ردالمحتار ج ٢ ص ١١٣) جبکہ دل میں نیّت حاضِر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں (٢) قِیام میں دونوں پَنجوں کے درمِیان چار اُنگل کا فاصِلہ ہونا (عالمگیری ج ١ ص ٧٣) (٣) قِیام کی

حالت میں سَجدہ کی جگہ، (٤) رُکُوع میں دونوں قدموں کی پُشت پر، (٥) سَجدہ میں ناک کی طرف، (٦) قَعدہ میں گود کی طرف، (٧) پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور (٨) دوسرے سلام میں الٹے کندھے کی طرف نَظَر کرنا (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج٢ ص٢١٤) (٩) مُنفَرِد کو رُکوع اور سَجدوں میں تین بار سے زِیادہ (مگر طاق عدد مثلاً پانچ، سات، نو) تسبیح کہنا (ردالمحتار ج٢ ص٢٤٢) (١٠) ''حِلیہ'' وغیرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تَسبیحات پانچ بار کہنا مُستَحَب ہے۔ (١١) جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مُستَحَب ہے کہ جب تک ممکِن ہو نہ کھانسے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص٢٧٧) (١٢) جُماہی آئے تو مُنہ بند کئے رَہئے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبایئے۔ اگر اِس طرح بھی نہ رُکے تو قِیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت سے اور غیرِ قِیام میں اُلٹے ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانپ لیجئے۔ جُماہی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میں خیال کیجئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جماہی کبھی نہیں آتی تھی۔ ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی (مُلَخَّصاً درمختار و ردالمحتار ج۲ ص ۲۱۵) (۱۳) جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مُقتدی سب کا کھڑا ہو جانا (عالمگیری ج۱ ص ۵۷ مکتبۂ حقانیہ) (۱٤) سَجدہ زمین پر بِلا حائل ہونا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۷۱)

عُمَر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں، ''حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سَجدہ کرتے یعنی سَجدے کی جگہ مُصَلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے''۔ (اِحیاء العُلوم ج۱ ص ۲۰٤ بیروت)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسقَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور

سراپا نور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''تم میں سے کوئی شخص جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُسکی پیشانی پر نَماز کے سَجدے کا نشان رَہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رَہتے ہیں۔

(مجمعُ الزوائد ج۲ ص ۳۱۱ حدیث ۲۷۶۱ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دَورانِ نَماز پیشانی سے مِٹّی چُھڑانا بہتر نہیں اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **تَکَبُّر** کے طور پر چُھڑانا گناہ ہے۔ اور اگر نہ چھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خیال بٹتا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں۔ اگر کسی کو رِیا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نَماز کے بعد پیشانی سے مِٹّی صاف کرلے۔

''بھائیو نماز کے مُفسدات سیکھنا فرض ہے'' کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے نَماز توڑنے والی 29 باتیں

(١) بات کرنا (دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج٢ ص ٤٤٥) (٢) کسی کو سلام کرنا۔ (٣) سلام کا جواب دینا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ٣٢٢) (٤) چھینک کا جواب دینا (نَماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی حَرج نہیں اور اگر اُس وقت حَمْد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری ج١ ص ٩٨) (٥) خوشخبری سُن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (عالمگیری ج١ ص ٩٩) (٦) بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنا (ایضاً) (٧) اذان کا جواب دینا (عالمگیری ج١ ص ١٠٠) (٨) اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً ''جَلَّ جَلَالُہٗ'' کہنا (غنیۃ المستملی ص ٤٢٠) (٩) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مَثَلاً صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کہنا (

عالمگیری ج ۱ ص ۹۹) (اگر جل جلالہ یا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(۱۰) دَرد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ''آہ''، ''اُوہ''، ''اُف''، ''تُف'' نکل گئے یا آواز سے رونے میں حَرف پیدا ہو گئے نماز فاسِد ہو گئی۔ اگر رونے میں صِرف آنسو نکلے آواز و حُرُوف نہیں نکلے تو حَرج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱) اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ''ارے''، ''نَعَم''، ''ہاں'' زَبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹُوٹ گئی۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ٤٥٦)

نماز میں کھانسنا

(۱۱) مریض کی زَبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حُرُوف مجبوراً نکلتے ہیں مُعاف ہیں۔ (

درمختار ج۱ ص ٤١٦) (۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسد ہوگئی۔ (غنیہ ص ٤٢٧) (۱۳) کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے اَخ تو مُفسد ہے۔ ہاں اگر عذر یا صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو متوجہ کرنا ہو اِن وُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

(درمختار، ردالمحتار ج۲ ص ٤٥٥)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(١٤) مُصحَف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصحَف شریف یا محراب وغیرہ پر صِرف نظر ہے تو حَرَج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں) ردالمحتار ج ۲ ص ٤٦٤) (۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دَورانِ نَماز جان بوجھ کر دیکھنا اور ارادتاً سمجھنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱) دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نَماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجئے، نیز دورانِ نَماز سُتون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عَملِ کثیر کی تعریف

(۱٦) عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی **عملِ کثیر** ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نہیں تو **عملِ قلیل** ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ٤٦٤)

دَورانِ نَماز لباس پہننا

(۱۷) دَورانِ نَماز کُرتہ یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (ردالمحتار ج ۲ ص ٤٦٥) (۱۸) دَورانِ نَماز سِتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار وَقفہ گزر جانا (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ٤٦٧)

نَماز میں کچھ نِگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تِل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا (غنیۃ المستملی ص ٤١٨) (۲۰) نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ٣٤١) (۲۱) نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا

منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دَہَن میں کچھ اثر رَہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسِد نہ ہوگی (خُلاصَۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۷) (۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حَلق میں پہنچتی ہے نَماز فاسِد ہوگئی (ایضاً) (۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسِد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) (غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نَماز فاسِد ہوگئی، نَماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وُضو باقی ہے)

دَورانِ نَماز قِبلہ سے اِنحِراف

(۲۴) بِلا عُذر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مُفسِدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ مَثَلاً حَدَث (یعنی وُضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ

ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۴۶۸)

نَماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ بچھو کو مارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضَرب کی حاجت ہو ورنہ فاسِد ہو جائے گی۔ (غنیۃ المستملی ص۴۲۳)

سانپ بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزرے اور اِیذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (عالمگیری ج۱ ص۱۰۳)

(۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جُوئیں مارِیں یا ایک ہی جُوں کو تین بار مارا نَماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نَماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (ایضاً)

نَماز میں کُھجانا

(۲۷) ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کُھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کیا تو نَماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائیگا۔ (عالمگیری ج۱ص۱۰۴،غنیة المستملی ص۴۲۳)

اللّٰہُ اکبر کہنے میں غَلَطیاں

(۲۸) تکبیراتِ اِنتِقالات میں اللّٰہُ اکبر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی اللّٰہ یا اکبر کہا یا "ب" کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی "اکبار" کہا تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نَماز شُروع ہی نہ ہوئی (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۱۷۷) اکثر مُکَبِّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پرزور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غَلَطیاں زِیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نَمازیں غارَت کرتے ہیں۔ لہٰذا جو ان اَحکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔

(۲۹) قِراءَت یا اَذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی جس سے معنیٰ فاسِد ہو جائیں نَماز فاسِد ہو جاتی ہے۔ (دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۴۷۳)